جو شخص نکاح نہ کرے وہ ہمارے طریقہ سے خارج ہے (الحدیث)

تحفہ شادی

ازدواجی زندگی کی ابتدا کرنے والوں کیلئے ایک مفید کتاب

تالیف

مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی

نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

طالب دعا

چوہدری محمد عمران امین

وجملہ اہل وعیال

جو شخص نکاح نہ کرے وہ ہمارے طریقہ سے خارج ہے (الحدیث)

تحفۂ شادی

ازدواجی زندگی کی ابتدا کرنے والوں کیلئے ایک مفید کتاب

تالیف

مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی

نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

طالب دعا

چوہدری محمد عمران امین

وجملہ اہل وعیال

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	تحفہ شادی
مؤلف	:	حافظ فضل الرحیم اشرفی
صفحات	:	128
تعداد	:	1000
قیمت	:	
تاریخ طباعت	:	۲۵ جون 2012
ڈیزائن اینڈ لے آوٹ	:	احمد رضا گرافکس 0321-8486336
پرنٹرز	:	الرحمن پرنٹرز اردو بازار لاہور
باہتمام	:	ادارۃ القاسم اردو بازار لاہور
ناشر	:	اقراء اشرفیہ کمپنی لاہور

توجہ فرمائیں

جو حضرات اس خوبصورت گلدستہ "تحفہ شادی" کو اپنے بچے، بچیوں کے ازدواجی زندگی کے نئے آغاز کے موقع پر اپنے مہمانوں کو ہدیتاً پیش کرنا چاہتے ہوں وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔ خصوصی رعائت ہوگی۔

اِقرأ اشرفیہ کمپنی

7۔ فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر۔ 40 اُردو بازار لاہور

موبائل: 0300-4420434,0333-4125300

فون: 042-37313392

E-mail: iqraashrafia@hotmail.com

فہرست

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
دیباچہ	۵	آدابِ نکاح	۴۰
شادی کا مقصد	۸	نکاح کا طریقہ	۴۲
نکاح کی فضیلت قرآن کی روشنی میں	۱۶	حق مہر اور اس کا شرعی حکم	۴۳
نکاح کی فضیلت احادیث کی روشنی میں	۱۷	مہر فاطمی	۴۷
نکاح ایک عبادت اور دینی امر ہے	۱۹	رُخصتی کا اسلامی طریقہ	۴۸
نکاح کس نیت سے کرنا چاہیے	۲۶	شب زفاف (یعنی پہلی رات)	۴۹
بے نکاح رہنے کے نقصانات	۲۸	جماع کے آداب	۵۴
نکاح نہ کرنے پر تہدید	۲۸	غسل کا بیان	۵۸
بچوں کی شادی میں والدین کا کردار	۳۲	غسل کا مسنون طریقہ	۶۱
لڑکی کا انتخاب کیسے کریں	۳۲	حالت جنابت کے چند ضروری احکام	۶۴
انتخاب عورت میں چند ضروری باتیں	۳۴	ولیمہ کا مسنون طریقہ	۶۸
شادی سے پہلے لڑکی کو ایک نظر دیکھنا	۳۵	خاوند پر بیوی کے حقوق	۷۰
استخارہ	۳۷	بیوی پر شوہر کے حقوق	۷۲
منگنی کس طرح کی جائے	۳۹	نیک بیوی کی صفات	۷۴
شادی کی تاریخ طے کرنا	۴۰	نبی کریم کا اپنے اہل خانہ کے ساتھ برتاو	۷۶

عنوانات	صفحہ
میاں بیوی میں ہنسی مذاق	۸۰
اصل زندگی تو لطف کی زندگی ہے	۸۱
بیوی سے سدا نبھا کرنے کے سنہری اصول	۸۷
بیوی کو جیب خرچ الگ دیا جائے	۹۵
خرچہ میں فراخ دلی سے کام لینا چاہیے	۹۶
چند ضروری و مجربات عملیات	۹۷
میاں بیوی میں اُلفت و محبت کے لیے	۹۸
میاں بیوی کو آپس کی محبت نصیب ہو	۹۸
میاں بیوی میں محبت کرانے کا عجیب عمل	۹۹
شوہر کو راضی کرنے کا عمل	۱۰۰
بیوی کو راضی کرنے کا عمل	۱۰۰
اولاد سے نا اُمید نہ رہیں	۱۰۱
اولاد نرینہ اور حفاظت حمل کے لیے	۱۰۲
لڑکا خوبصورت پیدا ہو	۱۰۲
برائے حفاظت حمل	۱۰۳
برائے پسر صالح	۱۰۳

عنوانات	صفحہ
اولاد مر جاتی ہو تو اس کی محافظت کے لیے	۱۰۴
بچوں کے سوکھے پن اور جملہ امراض کے لیے	۱۰۴
بیٹا عالم فاضل اور ذہین فطین ہو	۱۰۵
اولاد کی فرمانبرداری کے لیے	۱۰۶
رزق میں برکت کے لیے ایک مجرب عمل	۱۰۷
رزق روزی اور گھر میں وسعت نصیب ہو	۱۰۸
ذاتی مکان کے حصول کے لیے	۱۰۸
بیٹے یا بیٹی کی شادی مبارک ہو	۱۰۹
برائے عافیت اہل و عیال وانجانا خوف	۱۱۰
خاوند کی بے راہ روی اور حرام کمائی سے بچنے کے لیے	۱۱۱
یومیہ مسنون دعائیں	۱۱۳
درود پاک	۱۲۶

دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ

زیر نظر رسالہ ’’تحفہ شادی‘‘ میرے انتہائی قریبی عزیز دوست جناب چوہدری محمد عمران امین حفظہ اللہ کے صاحبزادے عزیزم فرید عمران سلمہ کے نکاح اور شادی کی خوشی کے موقع پر پیش خدمت کیا جا رہا ہے۔ دولہا کے دادا جان مرحوم چوہدری محمد امین غفراللہ لہ کے ساتھ کم و بیش نصف صدی سے تعلق رہا ہے، مرحوم بڑے دیندار باعمل سچے مسلمان تھے۔ خداوند کریم مرحوم کی قبر کو جنت کا باغیچہ بنائے اور اعلی علیین میں جگہ نصیب

فرمائے۔ اس کتاب میں قلبی تعلق کی بنا پر میں نے قرآن و حدیث سے شادی کا مقصد، نکاح کے فضائل، حضور کا طریقہ، حق مہر کی حقیقت و احکام، لڑکی لڑکے کا انتخاب، میاں بیوی کے حقوق، دونوں کے درمیان میں محبت خوشی اور راحت کے لیے چند مجرب و نایاب وظائف، فتنے، شرور، طلب ہدایت، حصولِ رضا الٰہی، اتباع رسولؐ، حسد سے حفاظت کے لیے قرآن و حدیث کی مستند دُعائیں اور والدین کو اپنی اولاد کی شادی کے سلسلہ میں کیا رول ادا کرنا چاہیے اور اولاد کی شادی کے بارے میں ہماری شریعت نے ہماری کیا رہنمائی کی ہے اجمال کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

خداوند کریم کی ذات پر بھروسہ کر کے یہ تحریر کر رہا ہوں کہ اگر والدین بچے اور بچیاں اس کتاب کا بغور مطالعہ فرمائیں گے تو ان شاء اللہ والدین کے لیے اولاد ٹھنڈک اور سکون کا

باعث بنے گی اور والدین اولاد کے لیے رحمت کا سایہ بنیں گے۔

دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بچے بچیوں کی شادیوں کے سلسلہ میں قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں بیان فرمائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنے اور ان کی قدر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمیں آنحضرت ﷺ کی پیروی میں سکون حاصل ہوگا کامیابی حاصل ہوگی اور دونوں جہاں کی رحمتیں عطا ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

محتاجِ دُعا

حافظ فضل الرحیم اشرفی

جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شادی کا مقصد

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں مقصد نکاح جونکھر کر سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ شادی اس لیے ہے کہ میاں کو بیوی اور بیوی کو میاں سے راحت، خوشی اور سکون حاصل ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ میاں اپنی بیوی کو محبت کی نگاہ سے دیکھے اور بیوی اپنے میاں کو پیار کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ سورہ روم پارہ ۲۱ رکوع ۳ آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد ربانی ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۰

ترجمہ: ''اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے واسطے تمہاری جنس کی بیبیاں بنائیں تا کہ تم کو ان کے پاس آرام ملے اور تم میاں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدا کی۔''

اس آیت میں واضح طور پر اللہ جل شانہ نے بیان فرمادیا ہے کہ میں نے تمہارے لیے میاں بیوی کی تخلیق صرف اس لیے کی تا کہ تم ایک دوسرے سے راحت اور سکون حاصل کرو اور میاں بیوی کے دل میں محبت اور شفقت میں ہی ڈالتا ہوں۔

میرے والد بانی جامعہ اشرفیہ مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ تو اس آیت کی تشریح میں فرماتے تھے کہ میاں اور بیوی کا تعلق ایجاب وقبول سے بنتا ہے۔ کہاں کی لڑکی کہاں کا لڑکا۔ اس عقد نکاح کے بعد دونوں ایک دوسرے پر قربان ہوتے ہیں اور بچے، بچیوں کی پیدائش کا ذریعہ بنتے ہیں۔

اب ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرو کہ ہمارا اپنے خالق و

مالک کے ساتھ کیا تعلق ہے جس نے ہمیں ایک قطرے سے پیدا کیا۔ رحم مادر میں ایک مدت تک ہماری پرورش فرمائی۔ پھر ہمیں آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں عطا فرمائے تو اب ہمارا تعلق اپنے مالک کے ساتھ ان احسانات کے بعد کتنا قوی ہونا چاہیے۔ اسی بات کی دعوت نکاح کے سلسلے میں آیت مذکورہ میں دی گئی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں سکون کے حاصل کرنے کا اور کامیاب شادی کا طریقہ کیا ہے۔ آیئے اب ذرا وہ خطبہ نکاح پڑھیں جو 1433 سال پہلے آنحضرت ﷺ نے ہمیں تعلیم دے کر ان مقاصد کے حاصل کرنے کا طریقہ بیان فرما دیا ہے۔ خطبہ نکاح ملاحظہ فرمائیں:

خطبہ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ

بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ
فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ یٰاَیُّھَا
النَّاسُ اتَّقُوْ رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ
وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً
وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ
عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ○ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِیْدًا ○ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ
یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ○ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ
سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○
وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

اس خطبہ نکاح میں آنحضرت ﷺ نے قرآن کریم کی چار آیتوں کا انتخاب فرمایا جس میں بظاہر شادی کے متعلق کوئی حکم نہیں بیان کیا۔ ہمارے اساتذہ اور محدثین اور مفسرین کرام نے خطبہ نکاح کے ضمن میں عجیب تشریح فرمائی کہ جس پر اگر آپ غور کریں گے تو یہ نتیجہ کھل کر سامنے آئے گا کہ حقیقتاً میاں بیوی کے سکون کے حاصل کرنے کے لیے یہ چار آیات کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔ تفصیل سے بچتے ہوئے اختصاراً عرض ہے کہ ان چار آیات میں چار مرتبہ یہ حکم تکرار کے ساتھ آیا ہے کہ اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو اور ایک آیت کا معنی یہ ہے کہ اس اللہ سے ڈرو کہ جس کا واسطہ دے کر تم اپنا کام نکالتے ہو کہ خدا کے واسطے میرا یہ کام کر دو۔ تو ان آیات میں پتہ دے دیا کہ میاں اور بیوی کے دلوں پر اللہ کے ڈر کا پہرہ رہے گا تو بیوی میاں کے حقوق ادا کرے گی اور میاں بیوی کے حقوق ادا کرے گا۔ میرے دادا

استاد حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کا ایک سنہری قول ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''میاں اور بیوی ایک ہوں اور نیک ہوں'' تو گھر جنت کا نمونہ بن جاتا ہے اور یہی مقصد نکاح ہے۔

جن گھروں میں میاں اور بیوی میں یکتائی نہ ہوئی یا ایک تو ہیں لیکن تقویٰ اور نیکی نہیں ہے تو پھر وہ گھر جنت کا نمونہ نہ ہوگا۔

اسی خطبہ نکاح کی آیت کے اندر حق جل شانہ نے ایک حکم یہ بھی فرمایا کہ ارحام (رشتہ داروں) کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

قارئین کرام! صاحب روح المعانی نے ارحام کی تفسیر کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ ارحام کا ایک معنی یہ ہے کہ بیوی کے والدین اور بیوی کے بہن بھائیوں کے بھی اللہ نے حقوق رکھے ہیں ان کا ادب واحترام بھی ضروری ہے۔ اسی طرح بیوی کے لیے اپنے خاوند کے والدین اور بہن بھائیوں کا احترام کرنا

ضروری ہے جس طرح وہ اپنے ماں باپ کا احترام کرتی ہے۔

اس خطبہ نکاح میں خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی مضمون ذکر فرمایا کہ ہم نے یہ جو جوڑے بنائے ہیں ان کا مقصد ہے کہ ان کے ذریعے نسل انسانی میں اضافہ ہو اور اللہ تعالیٰ ان کو اولاد کی نعمت سے مالا مال کرے۔

اسی خطبہ نکاح میں اس بات کا بھی خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو اور سچ بولو، سیدھی بات کہو، درست اور سیدھی بات کہو اور اس بات کا پتہ دے دیا کہ اگر میاں اور بیوی آپس میں سچائی کو اور معاملات کی صفائی کو اپنائیں گے تو گھر بس جائے گا اور سکون و راحت کی دولت نصیب ہوگی۔ یہ زبان ایسی خطرناک چیز ہے کہ اگر یہ بگڑتی ہے تو اس سے گھر اُجڑتے ہیں، غیبت، جھوٹ، چغل خوری جنم لیتی ہے۔ یہی زبان اللہ کی دی ہوئی وہ نعمت ہے جو گھروں کو

سنوارنے والی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہی زبان دلوں کو جوڑتی بھی ہے اور دلوں کو توڑتی بھی ہے۔ اللہ ہمیں سچی زبان عطا فرمائے۔ آمین

میں آخر میں گھر کو راحت اور خوشی کا مرکز بنانے کے لیے ایک قرآنی دعا پیش کر رہا ہوں۔ اس کو ہر نماز کے بعد کم از کم ایک مرتبہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ وہ دعا یہ ہے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری ازواج و اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔''

دونوں میاں بیوی اس دعا کو اپنا معمول بنائیں۔

فضیلتِ نکاح

نکاح کی فضیلت قرآن کی روشنی میں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا وذُرّية وانكوحوا الايامى منكم والصالحين من عبادكم وامائكم ط ان يكونو فقرآء يغنهم الله من فضله ط وَاللّٰهُ واسع عليم ٥

''اور بے شک ہم نے آپ سے پیشتر رسول بھیجے ہیں اور ان کے لیے بیویاں اور اولاد بنائی ہیں۔ تم میں سے جو بے گناہ ہوں ان کا نکاح کر دیا کرو اور (ان کا بھی) جو تمہارے غلام اور لونڈیوں میں لائق ہوں تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا ہے اور خوب جاننے والا ہے۔''

نکاح کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

①عن ابن ابی نجیح رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکین مسکین رجل لیست له امراة قالوا وان کان کثیر المال۔ قال وان کان کثیر المال۔ مسکینة مسکینة لیس لها زوج قالوا وان کان کثیرة المال قال وان کان کثیرة المال (رواہ زرین)

''حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج ہے، محتاج ہے وہ مرد جس کی بی بی نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ بہت مال والا ہو (تب بھی وہ محتاج ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) اگرچہ وہ بہت مال والا ہو۔ (پھر فرمایا) محتاج ہے محتاج ہے وہ عورت جس کے خاوند نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ بہت مالدار ہو (تب بھی وہ محتاج ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) اگرچہ وہ بہت مال والی ہو۔

فائدہ: کیونکہ مال کا جو مقصود ہے یعنی راحت اور بے فکری، نہ اس مرد کو نصیب ہے جس کی بی بی نہ ہو اور نہ اس عورت کو نصیب ہے جس کا خاوند نہ ہو۔

② عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوّج فانہ اغض البصر واحصن الفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ۔

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانوں کی جماعت جو شخص تم میں سے گھرستی کا بوجھ اُٹھانے کی ہمت رکھتا ہو (یعنی بی بی کے حقوق ادا کرسکتا ہو) اس کو نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ نکاح نگاہ کو نیچی رکھنے والا ہے اور شرم کو بچانے والا ہے (یعنی حرام نگاہ سے اور حرام فعل سے آسانی کے ساتھ بچ سکتا ہے)۔

نکاح ایک عبادت اور دینی امر ہے

جس کام کا شریعت میں تاکیدی یعنی وجوبی اور ترغیبی حکم کیا گیا ہو یا کسی کام کے کرنے پر ثواب کا وعدہ کیا گیا ہو وہ دین کا کام ہے اور جس میں یہ بات نہ ہو وہ دنیا کا کام ہے۔ مذکورہ حکم کے مطابق دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ شادی کرنا دین کا کام ہے۔ کیونکہ شریعت میں شادی کرنے کا حکم بعض حالات میں تاکیدی ہے اور بعض حالات میں اس کی ترغیب دی گئی ہے اور اس پر ثواب کا وعدہ بھی ہے اور طاقت ہونے کے باوجود شادی کو چھوڑ دینا معصیت کے قریب ہے اور اس کے ترک کی مذمت کی گئی ہے اور یہ صاف دلیل ہے اس بات کی کہ نکاح کرنے کو فقہاء نے نفل عبادت سے افضل کہا ہے۔ لہٰذا یہ بھی ایک عبادت ہے۔

نکاح کی اہمیت سے متعلق چند احادیث:

ابو نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں جو شخص نکاح کرنے کی وسعت رکھتا ہو پھر نکاح نہ کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (ترغیب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ نکاح کر لیتا ہے تو آدھا دین کامل کر لیتا ہے۔ اب اس کو چاہیے کہ نصف دین میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ (ترغیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جوانوں کی جماعت تم میں سے جو شخص خانہ داری (خرچ) کا بار اُٹھانے کی قدرت رکھتا ہو اس کو نکاح کر لینا چاہیے۔ کیونکہ نکاح کو نگاہ نیچی ہونے اور شرم گاہ کے محفوظ رہنے میں خاص دخل ہے اور جو شخص قدرت نہ رکھتا ہو اس کو

روزہ رکھنا چاہیے۔ کیونکہ روزہ اس کے لیے گویا رگیں مل دینا ہے۔ (مشکوٰۃ) (امداد الفتاوی صفحہ ۲۵۸ جلد ۲)

نکاح بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ دُنیا اور دین دونوں کے کام اس سے درست ہو جاتے ہیں اور اس میں بہت سے فائدے اور بے انتہا مصلحتیں ہیں۔ آدمی گناہ سے بچتا ہے۔ دل ٹھکانے ہو جاتا ہے، نیت خراب اور ڈانواں ڈول نہیں ہونے پاتی اور بیوی سے ہنسی دل لگی اور دل بہلانا نفل نمازوں سے بہتر ہے۔

نکاح نہ کرنے پر تہدید

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عکاف رضی اللہ عنہ (ایک صحابی کا نام ہے) سے فرمایا اے عکاف کیا تیری بیوی ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو مال والا وسعت والا ہے؟

عرض کیا ہاں! میں مال والا اور وسعت والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس حالت میں تو تو شیطان کے بھائیوں میں سے ہے۔ اگر تو نصاریٰ (عیسائیوں) میں سے ہوتا تو ان کا راہب ہوتا۔ بلاشبہ نکاح کرنا ہمارا طریقہ ہے۔ تم میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو بے نکاح ہیں اور مرنے والوں میں سب سے زیادہ بدتر وہی ہیں جو بے نکاح ہیں۔ کیا تم شیطان سے لگاؤ رکھتے ہو؟ شیطان کے پاس عورتوں سے زیادہ کوئی ہتھیار نہیں۔ جو صالحین (دینداروں) میں کارگر ہو مگر جو لوگ نکاح کیے ہوئے ہیں یہ لوگ بالکل مطہر (پاکیزہ) اور فحش سے بری ہیں۔ اور فرمایا اے عکاف تیرا برا ہو نکاح کر لے ورنہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگا۔ (رواہ احمد، جمع الفوائد) (امداد الفتاویٰ ص ۲۵۹ ج ۲)

نکاح کے فوائد

① فرمایا گیا ہے کہ نِسَآءُ کُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ ''تمہاری عورتیں تمہاری اولاد پیدا کرنے کے لیے بمنزلہ کھیتی ہیں۔'' اس لیے نکاح کرو تا کہ اولاد پاؤ۔

② بیوی آرام وسکون کے لیے بنائی گئی ہے۔ غمگسار ہے اور ہزاروں افکار میں آرام کا ذریعہ ہے۔ انسان میں طبعی طور پر دوستی اور محبت کرنا فطری امر ہے اور دوستی اور محبت کے لیے بیوی عجیب وغریب چیز ہے۔

③ عورت ضعیف الخلقت (پیدائشی کمزور) پیدا کی گئی ہے اور بچوں کو جننے اور گھر کا انتظام رکھنے میں ذمہ دار اور ایک عظیم الشان بازو ہے۔ پس اس کے متعلق رحم سے کام لو۔ عورت عزت وناموس اور مال واولاد کی محافظ اور مہتمم ہے۔ تمہاری عدم

پاکیزگی کی طرف لے جانے اور اسے ناپاکی سے دور رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ (المصالح العقلیہ صفحہ ۱۹۲)

⑥ نیز نکاح سے انسان پابند ہو جاتا ہے۔ ہمت کے ساتھ کمانے کی فکر کرتا ہے اور بے جا اور فضول کام کرنے سے ڈرتا رہتا ہے۔ اس میں محبت اور فرماں برداری پائی جاتی ہے۔ وہ نہایت کفایت کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے اور بے شمار امراض سے بچا رہتا ہے۔

⑦ نکاح کرنا مفید صحت، اطمینان بخش، راحت رساں، سرور افزائی، کفایت آمیز اور ترقی زندگی کا سبب ہے۔

⑧ تمدن کے لیے اس سے بہتر کوئی صورت نہیں۔ حب الوطنی کی یہی جڑ ہے اور ملک و قوم کے لیے اعلیٰ ترین خدمات میں سے ہے۔ بیماریوں سے بچانے اور صدہا امراض سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ ایک ڈاکٹری نسخہ ہے۔ اگر یہ قانونِ الٰہی بنی آدم میں

نافذ نہ ہوتا تو آج دنیا سنسان ہوتی نہ کوئی مکان نہ کوئی باغ نہ کسی قسم کا نشان باقی رہتا۔

نکاح کس نیت سے کرنا چاہیے

قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی عفت و پرہیز گاری اور صحت و نسل کی حفاظت کے لیے ہوتی ہے۔ الغرض نکاح کا بڑا مقصد وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے کہ پرہیز گاری ہی کی غرض سے نکاح کرو اور اولاد صالح طلب کرنے کے لیے نکاح کرو۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

مُّحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ

”چاہیے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تم تقویٰ اور پرہیز گاری کے قلعے میں ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ حیوانات کی طرح محض (خواہش پوری کرنا ہی) تمہارا مقصد ہو۔“

اور فرمایا:

اِبْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ

''یعنی بیوی کی قربت سے اولاد کا قصد کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مقدر فرمایا ہے۔

نکاح عزت کا ذریعہ ہے

جس طرح لباس زینت ہے اسی طرح شوہر بیوی کی زینت ہے اور بیوی اپنے مرد کی زینت ہے۔ عورت سے تو مرد کی زینت یہ ہے کہ بیوی بچوں والا آدمی لوگوں کی نظر میں معزز ہوتا ہے۔ اپنے محلہ گاؤں اور کاروباری جگہ پر عزت پاتا ہے۔ اگر کسی سے قرض مانگے تو اس کو قرض بھی مل جاتا ہے۔ کیونکہ سب جانتے ہیں کہ اس کی اکیلی جان نہیں بلکہ آگے پیچھے اور بھی آدمی ہیں یہ کہاں جا سکتا ہے اور اکیلے آدمی کو ادھار نہیں ملتا۔ اس کی عزت دُنیا والوں کی نظر میں کم ہوتی ہے۔

بے نکاح رہنے کے نقصانات

جب نکاح بمنزلہ لباس کے ہے تو بے نکاح رہنا عریانی ہے۔ پس اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ عورت و مرد کے لیے بے نکاح رہنا عیب کی بات ہے۔ جبکہ استطاعت ہو۔

(حقوق الزوجین صفحہ ۱٦٦)

جب نکاح کرنے کی اس قدر ضرورت ہے تو ترک نکاح بہت سے فتنوں کا سبب ہو جائے گا۔ چنانچہ وساوس و خطرات کا ہجوم ہو گا جو عبادات میں لذت و اطمینان کو بالکل ہی برباد کر دے گا۔

نکاح نہ کرنے پر وعید

حدیث شریف میں ہے (مَنۡ تَبَتَّلَ فَلَيۡسَ مِنَّا) یعنی ''جو شخص باوجود تقاضائے نفس و قدرت کے نکاح نہ کرے وہ ہمارے طریقے سے خارج ہے۔'' کیونکہ یہ طریقہ نصاریٰ کا ہے

کہ وہ نفس نکاح کو وصول الی اللہ سے مانع سمجھ کر اس کے ترک کو (یعنی نکاح نہ کرنے کو) عبادت سمجھتے ہیں۔

بعض لوگ تو نکاح نہ کرنے کو عبادت و قربت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ اعتقاد رہبانیت اور دین میں بدعت ہے۔ اصل عمل جس کا شریعت نے حکم دیا ہے نکاح ہی ہے تو اس کا ترک کرنا عبادت نہیں ہو سکتا۔

خدا تعالیٰ نے یہ تعلق ہی ایسا بنایا ہے کہ بیوی سے زیادہ کوئی بھی انسان کو راحت نہیں دے سکتا۔ بیوی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی دوست نہیں ہو سکتا۔ تجربہ ہے کہ زمانہ افلاس و مصیبت میں سب دوست الگ ہو جاتے ہیں اور ماں باپ تک انسان کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ مگر بیوی ہر حال میں مرد کا ساتھ دیتی ہے۔ اسی طرح بیماری میں جیسی راحت بیوی سے پہنچتی ہے کسی دوست سے بلکہ ماں باپ سے بھی نہیں پہنچتی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ

بیوی کے برابر دنیا میں مرد کا کوئی دوست نہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو تین چیزیں محبوب ہیں۔ عورت، خوشبو اور مسواک۔ ان عورتوں کے حرکات و سکنات قابل توجہ ہیں۔ حضور ﷺ نے عورتوں کو پسند کیا جس کی وجہ شہوت اور خواہش نہیں تھی بلکہ ان کی بہترین رفاقت تھی۔

عورتوں کا ایک حق تو اس واسطے ہے کہ وہ بے کس بے بس ہیں۔ دوسرے اس واسطے بھی حق ہے کہ وہ تمہاری دوست ہیں اور اُوپر معلوم ہو چکا ہے کہ دوستی کی وجہ سے حق بڑھ جاتا ہے۔ پھر وہ تمہارے دین کی محافظ بھی ہیں۔

غرض بیوی اس لحاظ سے بھی قابل قدر ہے کہ اس سے دین کی حفاظت اور خیالات فاسدہ کی روک تھام ہوتی ہے۔ اس درجہ میں وہ بڑی محسن ہے۔ جو لوگ دیندار ہیں وہ اس احسان کی قدر کرتے ہیں اس لیے بیوی کی قدر کرنا چاہیے کیونکہ وہ دین و

دُنیا دونوں کی مددگار ہے اور اس کے حقوق کی رعایت بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں بہت زیادہ خصوصیات ہیں جن میں سے ہر ایک صفت کے بہت سے حقوق ہیں۔

بیوی کیسی بھی ہو بدسلیقہ ہو یا بدتمیز ہو مگر دیکھیں اس نے تمہارے واسطے اپنی ماں کو چھوڑا، اپنے باپ کو چھوڑا، سارے کنبہ کو چھوڑا۔ اب اس کی نظر صرف تمہارے ہی اُوپر ہے۔ جو کچھ ہے اس کے لیے ایک شوہر کا دم ہے۔ بس انسانیت کی بات یہی ہے کہ ایسے وفادار دوست کو کسی قسم کی تکلیف نہ دو۔

میں کہتا ہوں کہ اگر بیوی کچھ بھی گھر کا کام نہ کرے صرف انتظام اور دیکھ بھال ہی کر لے تو یہی اتنا بڑا کام ہے جس کی دُنیا میں بڑی بڑی تنخواہیں ہیں اور منتظم (انتظام کرنے والے) کی اداروں میں بڑی عزت وقدر کی جاتی ہے۔

بچوں کی شادی میں والدین کا کردار

لڑکی کا انتخاب کیسے کریں

لڑکی کے انتخاب میں ضروری ہے کہ اس کی دینداری اور بااخلاق ہونے کا اور امور خانہ داری سے واقف ہونے کا ضرور دیکھا جائے۔ اس سلسلہ میں رسول پاک ﷺ کا ارشاد مبارک ہمارے لیے بہترین راستہ ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ فرماتے ہیں عورت سے نکاح چار باتوں میں سے کسی ایک بات کا لحاظ کرکے کیا جاتا ہے۔ کوئی حسن و جمال دیکھ کر کرتا ہے، کوئی اس میں مال کی طرف نظر کرتا ہے اور کوئی حسب نسب یعنی اُونچے گھرانے کی لڑکی ڈھونڈتا ہے لیکن کامیاب ہے وہ شخص جو اس کی دینداری دیکھ کر نکاح کرتا ہے۔

حسن و جمال کے بارے میں ایک بات یہ ذہن میں رکھئے کہ اگر تم نے کسی کے حسن و جمال ہی کو تلاش کیا تو آخر اس کو بھی اپنے حسن و جمال پر ناز ہوگا لہٰذا پہلے سوچ لے کہ اس کے ناز نخرے تو برداشت کر سکتا ہے یا نہیں۔

دینداری کو چھوڑ کر فقط حسن و جمال کو پیش نظر رکھنا حضور ﷺ نے پسند نہیں فرمایا۔ البتہ لڑکی کسی قدر دل رُبا ہو تو زیادہ اچھا ہے۔

مال داری اور امارت کے بارے میں داناؤں نے کہا ہے اور ٹھیک کہا ہے کہ مالداری میں عورت مرد سے کم ہونی مناسب ہے تاکہ شکر گزاری اور نعمتوں کی قدر کرے۔

باقی عورتوں میں دیکھنے کے لائق سب سے اہم دینداری ہی ہے۔ اگر وہ نماز روزہ کی پابند ہے اچھے اخلاق سے متصف ہے اور امور خانہ داری سے واقف ہے اور اس کا گھرانہ بھی

دیندار ہے تواس سے بڑھ کرکوئی نعمت نہیں ہے۔ یہ وہ جوڑا ہے جس کورسول اللہ ﷺ نے پسند فرمایا ہے۔

اسی طرح عورت کے انتخاب میں حسب ذیل باتیں بھی دیکھی جائیں۔

① تندرست ہو، کسی مہلک بیماری میں مبتلا اور دائم المرض نہ ہو۔

② اپنے ہی خاندان کی ہوتو بہتر ہے تاکہ صلہ رحمی بھی ہو سکے۔

③ دونوں کا مزاج تقریباً یکساں ہو۔ مثلاً ایک بہت شوقین ہے اور دوسرا انتہائی سادہ مزاج ہے۔ تب بھی لطف زندگی دُشوار ہے۔

④ کسی قدر پڑھی لکھی اور دینی تعلیم یافتہ ہو۔ بالکل جاہل نہ ہو ان باتوں کالحاظ جیسے لڑکے والے کریں لڑکی والوں کو بھی کر لینا چاہیے۔

شادی سے پہلے لڑکے کا لڑکی کو ایک نظر دیکھنا

نسبت طے کرنے سے پہلے دونوں ایک دوسرے کو ایک نظر دیکھ لیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ نکاح سے پہلے منکوحہ کو دیکھ لو۔ اس صورت میں اُمید ہے کہ دونوں میں محبت اور اُنسیت زیادہ پیدا ہو۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ بسا اوقات اس قسم کے موقعوں پر سنی سنائی باتوں سے انسان اپنے ذہن میں کوئی بہت اچھا نقشہ قائم کر لیتا ہے اور پھر بعد میں سامنے آنے پر وہ خوبیاں پائی نہیں جاتیں تو لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ سکتی ہے۔

دوسری وجہ ہے کہ ہر آدمی کی پسند الگ الگ ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے جو سنی ہوئی بات ہو وہ ان کی پسند ہو اور تمہاری پسند اس سے مختلف ہو۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ایک نظر دیکھ لیا جائے۔

یہ بات درست ہے کہ نبی ﷺ نے یہ بتایا ہے کہ شادی سے پہلے لڑکا لڑکی کو دیکھ لے۔ نبی ﷺ نے خود ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو باقاعدہ ترغیب دی۔ فرمایا کیا تم نے اس لڑکی کو دیکھ لیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ نہیں دیکھا تو فرمایا کہ دیکھ لو وہ انصاری لڑکی ہے "فان فی اعین الانصار شئی"

انصار کی لڑکیوں ک ی آنکھ میں کچھ ہوتا ہے۔ لہٰذا عزت و وقار کے ساتھ شرعی آداب کو سامنے رکھتے ہوئے لڑکی کو دیکھ لینا جائز ہے۔

استخارہ

جب آپ نے رشتہ دیکھ لیا، پسند کر لیا تو اب سب سے پہلے جو ضروری کام ہے وہ ہے استخارہ کرنا۔ استخارہ کا مطلب ہے اللہ سے مشورہ طلب کرنا۔ دو نفل پڑھے استخارے کی دعا

کرے۔ استخارے کی دُعا کا مطلب یہ ہے کہ پہلے انسان اللہ کی حمد وثنا بیان کرے۔ پھر کہے یا اللہ تو قدرت والا ہے۔ میں قدرت والا نہیں ہوں۔ اے اللہ تو جانتا ہے میں جانتا نہیں ہوں۔ اے اللہ! اگر اس رشتے میں خیر ہے اس کام میں خیر ہے تو میرے لیے اس کو آسان فرما دے اور اگر اس میں میرے لیے شر ہے تو مجھے اس سے بچا دے۔

آج نوجوان استخارے سے بھی بھاگتا ہے کہ اگر استخارے میں ہاں ہوگئی اور میں نے نہ کیا تو پھر بھی بڑا نقصان ہوگا اور اگر استخارے میں نہ ہوگئی اور میں نے ہاں کرلیا پھر بھی بڑا نقصان ہوگا۔ لٰہذا وہ استخارہ ہی نہیں کرتا۔ یہ دین کو نہ سمجھنا ہے۔ استخارے کی حقیقت کو سمجھنا چاہیے۔ استخارے کا معنی ہے اللہ سے خیر طلب کرنا۔ آج بسا اوقات استخارے کو معاشرے میں بڑا عجیب وغریب رویے سے دیکھا جاتا ہے اس لیے کہتے

ہیں کہ استخارہ بھی مولانا صاحب آپ ہی کر دیں۔ جی نہیں استخارہ آپ نے خود کرنا ہے اللہ سے خیر طلب کریں دعا مانگیں دعا مانگنے کے بعد اگر دل اس کی طرف متوجہ ہو جائے حالات بنتے چلے جائیں تو پھر اس رشتے میں ہاں کر دیجیے اور اگر دل مطمئن نہ ہو تو بار بار استخارہ کیجیے تین بار کریں سات بار کریں ۱۱ بار کریں بار بار کریں۔ اس پر کوئی پابندی نہیں ہے نہ اس میں خواب آنا ضروری ہے نہ کوئی رنگ دیکھنا ضروری ہے۔ یہ تو اللہ سے خیر طلب کرنا ہے۔

ترمذی شریف جلد ثانی میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد موجود ہے

ان من شقاوة ابن آدم ترکه الاستخارة

ابن آدم کی بدبختی ہے استخارے کو چھوڑ دینا

ہمیں تو ہر کام میں استخارہ کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہر کام میں اللہ سے خیر مانگنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انسان رشتوں میں

استخارہ کرے۔ ماں بھی استخارہ کرے، بیٹی بھی استخارہ کرے، باپ بھی استخارہ کرے، بیٹا بھی استخارہ کرے، اللہ سے مانگیں اللہ سے خیر مانگیں۔ جب آپ نے استخارہ کرلیا اور دل مطمئن ہو گیا تو اب رشتہ طے کردیں۔ مزید کیڑے مت نکالیں۔ باقی کام اللہ کے سپرد کردیں۔

منگنی کس طرح کی جائے

منگنی کے لیے کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔ یہ محض لڑکے اور لڑکی کے اولیاء کا آپس میں ایک معاہدہ ہے۔ اولیاء چاہیں تو زبانی بات چیت کے یا خط و کتابت کے ذریعے یا کسی دوست وغیرہ کے ذریعے طے کرلیں۔ نسبت طے ہو جانا ایک قسم کا عہد اور معاہدہ ہے۔ اس کو جہاں تک ممکن ہو نبھانا چاہیے۔ ورنہ بدعہدی ہوگی جو شریعت میں انتہائی ناپسند ہے۔

شادی کی تاریخ طے کرنا

نسبت طے کرنے کے بعد دونوں طرف کے بڑے بزرگ زبانی یا ٹیلی فون کے ذریعہ یا کسی آدمی کے ذریعہ نکاح کی تاریخ طے کرلیں اس سلسلہ میں جتنی غلط قسم کی رسومات آج رائج ہیں وہ سب واہیات اور فضول ہیں۔ ان سے حتی الامکان بچنا چاہیے۔

اس نسبت کے بعد نکاح کی جو تاریخ طے ہوجائے اس کے مطابق ہی رشتہ داروں اور دوسروں کی موجودگی میں انتہائی سادگی کے ساتھ نکاح کرلیا جائے۔

آدابِ نکاح:

① نکاح میں زیادہ تر منکوحہ کی دینداری کا خیال رکھو۔ مال و جمال اور حسب ونسب کے پیچھے مت پڑو۔

۲) اگر اتفاقاً کسی غیر منکوحہ اور غیر مرد کا آپس میں عشق ہو جائے تو بہتر ہے کہ ان کا نکاح کر دو۔

۳) اگر کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اگر بن پڑے تو اس کو ایک نگاہ سے دیکھ لو کہ بعد نکاح اس کی صورت سے نفرت نہ کرو۔

۴) نکاح مسجد میں ہونا بہتر ہے تا کہ اعلان بھی خوب ہو اور جگہ بھی برکت کی ہے۔

۵) نکاح کے بارے میں اگر کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیر خواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع کی کوئی خرابی تم کو معلوم ہے تو ظاہر کر دو۔ یہ غیبت حرام نہیں۔

۶) اگر کسی جگہ ایک شخص پیغام نکاح بھیج چکا ہے جب تک اس کا جواب نہ مل جائے یا وہ خود چھوڑ نہ بیٹھے تم پیغام مت دو۔

نکاح کا طریقہ:

نکاح کی مجلس میں اپنے خاص لوگوں کو مدعو کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور حکمت اس میں یہ ہے کہ نکاح میں اعلان ہو جائے جو کہ مطلوب ہے مگر اس اجتماع میں مبالغہ نہ ہو۔ نکاح تو صرف ایجاب وقبول سے گواہوں کی موجودگی میں ہو جاتا ہے مگر نکاح پڑھانے والے کو چاہیے کہ خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد ایجاب وقبول کرائے اور عورت کا نام زور سے پکارے تا کہ خوب تشہیر ہو۔

اسی طرح لڑکی کے باپ کا چھپے چھپے پھرنا بھی خلاف سنت ہے۔ بلکہ بہتر ہے کہ باپ خود اپنی بیٹی کا نکاح پڑھ دے (جس طرح نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کا خود نکاح پڑھایا تھا) کیونکہ یہ ولی ہے اور دوسرا نکاح پڑھانے والا وکیل ہے، ولی کو بہر حال وکیل سے ترجیح ہے۔

مہر کے شرعی احکام

نکاح میں شرعی مہر زیادہ مقرر کرنا خلاف سنت ہے۔
حدیث شریف میں ہے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خبردار مہر بڑھا کر مت ٹھہراؤ۔ اس لیے کہ اگر یہ اللہ کے نزدیک عزت اور تقویٰ کی بات ہوتی تو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق تھے۔ معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی سے نکاح کیا ہو یا کسی صاحبزادی کا نکاح کیا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ پر۔ (ترمذی)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ زیادہ مہر اس لیے مقرر کرتے ہیں تا کہ شوہر بیوی کو چھوڑ نہ سکے۔ یہ عذر بالکل غلط ہے اوّل تو جن کو چھوڑنا ہوتا ہے چھوڑ ہی دیتے ہیں پھر جو کچھ بھی ہو۔ اور جو مہر کے خوف سے نہیں چھوڑتے وہ چھوڑنے سے بدتر کر دیتے ہیں۔ یعنی تطلیق کی جگہ تعلیق عمل میں لاتے ہیں کہ نکاح سے تو نہیں نکالتے

مگر حقوق بھی ادا نہیں کرتے انکار کوئی کیا کر لیتا ہے۔ یہ سب عذر فضول ہیں۔

اصل یہ ہے کہ افتخار کے لیے ایسا کرتے ہیں کہ خوب شان ظاہر ہو۔ سو فخر کے لیے کوئی کام کرنا گو اصل میں مباح ہو حرام ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ فی نفسہ بھی خلافِ سنت اور مکروہ ہو وہ تو اور بھی ممنوع ہو جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مہر لمبا چوڑا ٹھہرانا بھی خلافِ سنت ہے۔ پس مہر فاطمی کافی ہے اور موجب برکت ہے اور اگر کسی کو وسعت نہ ہو تو اس سے بھی کم مناسب ہے۔

بیوی کا پہلا حق

جب نکاح ہو جائے تو نکاح کے بعد بیوی کا سب سے پہلا حق جو شوہر کے ذمہ فرض ہے وہ حق مہر ادا کرنا ہے۔ جوں ہی

نکاح ہوتا ہے شوہر کے ذمہ حق مہر ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح حکم دیا ہے:

وآتوا النسآء صدقتھن نحلۃ۔

ایک اور آیت میں فرمایا:

قد علمنا ما فرضنا علیھم فی ازواجھم۔

''اللہ تعالیٰ نے حق مہر کو شوہر کے ذمہ فرض قرار دیا ہے اور یہ عورت کا حق ہے۔''

مہر معجّل مہر غیر معجّل

نکاح کے فارم میں دو لفظ مہر کے بارے میں ہوتے ہیں ایک لفظ معجّل ہے ایک غیر معجّل۔ تھوڑا سا ان میں فرق ہے ٹیکنیکل لفظ ہیں ان کی تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ معجّل کا معنی ہے جلدی غیر معجّل کا معنی ہے جلدی ضروری نہیں۔ آگے قانونی طور پر ایک لفظ لکھا جاتا ہے عند الطلب مانگتے وقت غیر معجّل عند الطلب یا

معجّل عند الطلب جب مانگا جائے اس وقت ادا کر دیا جائے۔ یہ لکھنا جائز ہے۔ حق مہر ابھی دینا ضروری نہیں ہے لیکن جب لڑکی حق مہر مانگے تو اس وقت اس کو ادا کر دیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حق مہر نکاح کے فوراً بعد شوہر کے ذمہ فرض ہو جاتا ہے۔

مہر عورت کی قیمت نہیں

نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہ سکھایا کہ حق مہر عورت کا ایک حق ہے اور یہ واضح طور پر ذہن میں رکھ لیں یہ عورت کی قیمت ہرگز نہیں ہوتی۔ اس کو شریعت نے عورت کی قیمت ہرگز نہیں قرار دیا۔ بلکہ یہ اس عورت سے مخصوص منفعت حاصل کرنے کا بدلہ ہوتا ہے جو شریعت میں حق مہر کہلاتا ہے۔ حق مہر کے ادا کرنے کے بعد انسان اس عورت کا مالک نہیں بن جاتا کہ پھر اس کو مارے پیٹے، ہڈیاں توڑے جو چاہے کرے انسان مالک نہیں بنتا۔ یہ تو عورت کا ایک حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔

مہر فاطمی

نبی ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کا حق مہر جو کم از کم بتایا گیا ہے وہ 480 درہم ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر جو نبی ﷺ نے رکھا تھا 500 درہم ہے۔ درہم چونکہ چاندی کا ہوتا ہے اس لیے 500 درہم کی چاندی کا وزن ایک کلو 530 گرام بنتا ہے۔ جس کی قیمت پاکستانی کرنسی میں تقریباً اڑھائی لاکھ کے قریب ہے۔ اگر ادا کرنے کی استطاعت ہو اور ادا کرنے کی نیت بھی ہو تو اس سے زیادہ حق مہر رکھنا بھی جائز ہے اور حق مہر میں مرد کی استطاعت دیکھی جاتی ہے نہ کہ عورت کی۔ کیونکہ یہ فرض صرف مرد نے ادا کرنا ہے اور یہی دین نے ہمیں یہ سکھایا ہے۔

رُخصتی کا اسلامی طریقہ

شادی ہو جانے کے بعد لڑکی کو اس کے شوہر کے یہاں پہنچایا جاتا ہے۔اس کو رُخصتی کہتے ہیں۔رُخصتی بھی نہایت سادگی کے ساتھ ہونی چاہیے۔لڑکی کے گھر والے چاہے اپنے گھرانہ کی کسی خاتون یا خادمہ کے ساتھ یا لڑکے والوں کے یہاں سے عورتیں آئی ہوں تو ان کے ہمراہ دُلہن کو بھیج دیا جائے۔

رُخصتی کا کوئی خاص طریقہ شریعت میں نہیں ہے نہ ہی کسی رسم ورواج کی پابندی ہونی چاہیے۔اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ جو سامان بطور جہیز دیا ہو وہ اسی وقت ساتھ میں بھیجا جائے۔ بعد میں بھی بھیجا جا سکتا ہے۔اگرچہ شریعت میں جہیز کی کوئی اصل نہیں ہے۔

یہ عمل موجب برکت ہے

اگر داماد کا گھر قریب ہو تو یہ عمل کرنا موجب برکت ہے کہ نکاح کے دن حضور اکرم ﷺ بعد نمازِ عشاء حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور ایک برتن میں پانی لے کر اس میں لعاب مبارک ڈالا اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دعا فرمائی۔ پھر حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو علی الترتیب حکم فرمایا کہ اسے پئیں اور وضو کر لیں۔ پھر دونوں صاحبوں کے لیے دعا تطہیر و تالیف، برکت اولاد و خوش نصیبی کی فرمائی اور فرمایا جاؤ آرام کرو۔

شب زفاف (یعنی پہلی رات) کیسے گزاری جائے

جب شادی اور رُخصتی ہوگئی اور دلہن کو شوہر اپنے مکان پر لے آیا تو اب یقیناً ان میں خلوت اور تنہائی ہوگی۔ اس سلسلہ میں کچھ آداب و اصول اور کچھ باتیں ذہن نشین ہونی چاہئیں۔

① دولہا اور دلہن کو چاہیے کہ رُخصتی (شادی) سے پہلے والا دن اس طرح نہ گزاریں کہ بالکل تھکے ہوئے ہوں اور آرام کا کوئی موقع نہ ملا ہو بلکہ دن میں موقع نکال کر کچھ وقت آرام کر لینا چاہیے۔ تاکہ دونوں کی ملاقات کے وقت طبیعت میں انبساط اور بدن میں تازگی ہو۔

② انبساط کے اسباب سہولت کے ساتھ میسر آ جائیں تو انتظام کر لینا چاہیے۔ مثلاً پھل فروٹ، نیم گرم دودھ، مٹھائی وغیرہ، خوشبو اور کمرے کی کسی قدر زینت بھی ہونی چاہیے مگر بعض جگہوں پر اس میں بہت ہی مبالغہ کیا جاتا ہے اور حجلہ عروسی کو سنوارنے کے لیے ہزاروں روپے خرچ کیے جاتے ہیں۔ یہ اسراف اور فضول خرچی ہے جس سے گناہ ہوگا۔

③ اگر مہر معجّل (نقد مہر) ادا کرنے کا رواج نہ ہو تو کوئی اور چیز مہر کے علاوہ بیوی کے مزاج کی رعایت کر کے ہدیتاً ضرور پیش کر دینی

چاہیے۔ اس کے بغیر اس سے نفع اُٹھانا مردانہ غیرت وشرافت کے خلاف ہے۔

④ پہلی ملاقات میں کلام اور گفتگو سے پہلے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (تم پر اللہ کی سلامتی اور رحمتیں ہوں اور برکتیں ہوں) کہے اور پھر عورت کی پیشانی اور اس کے گالوں پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَالُكَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ

ترجمہ: ”اے اللہ! میں اس عورت کی خیر وبھلائی کا اور جو خیر آپ نے اس میں رکھی ہے اور جس چیز پر آپ نے اسے پیدا فرمایا ہے ان سب کا سوال کرتا ہوں اور عورت کے شر سے اور جو شر اور برائی اس میں رکھی ہے اور جس شر پر آپ نے اس کو پیدا

فرمایا ہے اس سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

نوٹ: اگر دُلہن اس عمل کو اچھا نہ جانے تو اسے سمجھائیں کہ یہ سنت عمل ہے۔ اس سے منع نہ کریں اس میں خیر ہوگی۔

⑤ یہ بھی آداب میں داخل ہے کہ پہلے وضو کرے پھر دو رکعت صلوٰۃ الحاجہ پڑھ کر خیر و برکت، آپس کی موافقت و محبت اور پاکیزگی کے ساتھ دوام و بقاء اور صالح اولاد کے حصول کی دُعا کی جائے۔

⑥ عورت کا دل قریب کرنے اور اسے مانوس بنانے کے لیے ایک بات یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ نکاح کے بعد ایک نئی دُنیا سامنے آتی ہے اور اس میں عجیب و غریب دل آویزیاں اور دل فریبیاں ہوتی ہیں۔ ایسے موقع پر اپنے آپ کو سنبھالنا بے حد ضروری ہے کہ بالکل عاشقانہ اور والہانہ انداز نہ ظاہر کیا جائے ورنہ وہ آپ کو اپنا غلام اور خادم تصور کرے گی۔ پھر اپنی بات کو منوانا اور اپنے مطالبات کو تسلیم کروانا شروع کر دے گی اور نہ ہی

عورت کو اپنی ملکیت اور گھر کی نوکرانی سمجھ کر روکھا پن اور ترش انداز اختیار کرے کہ بات کرتے ہی چہرے پر بل پڑتے ہوں اور دولہا یہ خیال کرے کہ اس سے بیوی پر میرا رعب جم جائے گا۔ اس طرح رعب اور وقار پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس طرح کے رویے سے بیوی کے دل میں شوہر کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات اُبھرتے ہیں۔

③ عورت گھر کی ملکہ عفت بن کر آ رہی ہے۔ فطری طور سے وہ آپ کی محبوبہ بھی ہے اور آپ کی رفیقہ حیات، آپ کے اندرونی کاموں میں معاون و مددگار بھی، اس لیے محبت واُلفت کا بھی اظہار ہو ساتھ ہی اپنا وقار و مقام بھی ملحوظ رہے۔ اس سے طبیعت میں شگفتگی پیدا ہوگی اور آپ کا اقوام و حاکم ہونا بھی ملحوظ نظر رہے گا۔

جماع کے آداب

جماع (صحبت کرنا اور ہم بستر ہونا) انسان کی وہ طبعی اور اہم ضرورت ہے کہ جس کے بغیر انسان کا صحیح طور سے زندگی گزارنا مشکل بلکہ تقریباً ناممکن سا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کی تکمیل کا جذبہ انسانوں میں ہی نہیں بلکہ تمام حیوانات میں بھی رکھا ہے لیکن شریعت نے انسان کی اس فطری خواہش کی تکمیل کے لیے کچھ آداب اور طریقے رکھے ہیں تا کہ انسان اور حیوان میں فرق ہو جائے۔ اگر جماع کا مقصد فقط شہوت کی تکمیل ہی رکھی جائے جس طرح بھی ہو تو انسان اور حیوان میں فرق ہی کیا ہوا۔ اس لیے اس کے آداب کی رعایت شرعی حق ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی حق بھی ہے۔

پھر شریعت مطہرہ نے جماع کو انسانی حق دینے کے ساتھ

شرعی حق بھی دیا ہے اس لیے اس پر بہت سی فضیلتیں بھی بیان کی گئی ہیں تاکہ ایک مسلمان کے اس فعل میں بھی ثواب ملے۔

چنانچہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اپنی بیوی سے جماع (ہم بستری) کرنا بھی صدقہ ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے'' صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی سے نفسانی خواہش پوری کرتا ہے اس میں بھی ثواب ملے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر وہ اپنی خواہش کسی غلط جگہ پوری کرتا تو اس پر گناہ ہوتا یا نہیں؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور! فرمایا جب گناہ سے بچنے کے لیے حلال جگہ اس کو صرف کیا تو ضرور ثواب ملے گا۔

جماع کا ایک ادب یہ ہے کہ پہلے عورت کو پیار و محبت سے اور ایسی صورت اختیار کی جائے جس سے وہ بھی آمادہ ہو جائے۔

عورت کو مائل کرنے اور اس کی خواہش اُبھارنے کی بہت سی صورتیں ہیں جو عورتوں کے مزاج و احوال کے اعتبار سے

مختلف رہتی ہیں۔ مثلاً پیار و محبت کی باتیں کرنا وغیرہ وغیرہ۔

جماع ایسے وقت میں کیا جائے جس میں طبیعت کا توازن درست ہو نہ زیادہ بھوک کی حالت ہو نہ بالکل پیٹ بھرا ہوا ہو، نہ ہی پیشاب و پاخانہ کا تقاضہ ہو نہ نیند کا غلبہ ہو، نہ ذہن پر پریشانیوں اور اُلجھنوں کا ہجوم ہو۔

جماع میں حتی الامکان ستر اور پردہ ہونا چاہیے۔ جماع کے موقع پر قبلہ رُخ نہ ہونا چاہیے۔ یہ احترامِ قبلہ کے خلاف ہے۔

جماع سے بلکہ ملاقات سے پہلے یہ بھی مناسب ہے کہ مسواک، ٹوتھ پیسٹ یا منجن وغیرہ سے منہ کو اچھی طرح صاف کر لینا چاہیے۔

جماع سے فارغ ہونے کے بعد دونوں کو اپنے جنسی اعضا الگ کپڑے سے صاف کر لینے چاہئیں۔ بلکہ حدیث میں آتا ہے کہ استنجا کر کے اور ان اعضاء کو دھو کر وضو کر کے سوئے۔ اس

سے پاکیزگی بھی حاصل ہوگی اور دوبارہ جماع کرنے میں نشاط پیدا ہوگا۔ اگر وضو نہ کرے تو کم از کم تیمم کر لے تاکہ کچھ درجہ میں تو پاکی حاصل ہو جائے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ حیض و نفاس یعنی عورت کی ناپاکی کی حالت (مینسلز) میں صحبت کرنا بالکل حرام ہے۔ حیض (ماہواری) کی کم سے کم مدت تین دن تین رات اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات ہے۔ نفاس (بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس) کی کم مدت مقرر نہیں اور زائد سے زائد مدت چالیس دن چالیس راتیں ہیں۔

غسل کا بیان

غسل جنابت کے واجب ہونے کا راز

جب انسان مجامعت (صحبت) سے فارغ ہوتا ہے تو اس کا دل انقباض اور تنگی کی حالت میں ہوتا ہے اور اس پر تنگی اور غم سا طاری ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو نہایت تنگی اور گھٹن میں پاتا ہے اور جب دونوں قسم کی نجاستیں دور ہو جاتی ہیں اور اپنے بدن کو ملتا اور غسل کرتا ہے اور اچھے کپڑے بدل کر خوشبو لگاتا ہے تب اس کی تنگی دور ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد رونق و خوشی معلوم ہوتی ہے پہلی حالت کو حدث (جنابت) اور دوسری کو طہارت کہتے ہیں۔

جنابت سے جسم میں گرانی و کاہلی اور کمزوری و غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور غسل سے دل میں قوت و نشاط، سرور اور بدن میں

تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غسل جنابت کے بعد مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا اپنے اُوپر سے ایک پہاڑ اُتار دیا اور یہ ایسا امر (اور ایسی حقیقت ہے) جس کو ہر ایک سلیم طبع اور صحیح فطرت والا جانتا ہے۔

ماہر طبیبوں نے لکھا ہے کہ جماع کے بعد غسل کرنا بدن کی تحلیل شدہ قوتوں اور کمزوریوں کو لوٹا دیتا ہے اور غسل جسم و روح کے لیے نہایت نافع اور مفید ہے اور جنابت میں رہنا اور غسل نہ کرنا جسم و روح کے لیے سخت مضر (نقصان دہ) ہے اس حکم کی خوبی پر عقل و فطرت سلیمہ کافی گواہ ہیں۔

جنابت سے انسان کو فرشتوں سے دوری پیدا ہوتی ہے اور جب غسل کرتا ہے تو وہ دوری ہٹ جاتی ہے اس لیے بہت سے صحابہ کرام سے مروی ہے کہ جب انسان سوتا ہے تو اس کی روح آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور پاک ہو تو اس کو سجدہ کرنے کا حکم

ہوتا ہے اور اگر جنابت میں ہو تو اس کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنبی جب سونے لگے تو وضو کر لے۔

جماع میں لطف حاصل ہوتا ہے اور اس سے ذکر الٰہی میں غفلت ضرور ہو جاتی ہے اس لیے بھی اس کی تلافی کے لیے غسل کیا جاتا ہے۔ غسل جنابت کیے بغیر گھر میں پڑے رہنا بے برکتی اور نحوست کا سبب ہے۔ اس میں شرم اور حیا نہ کرنی چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنابت کی حالت میں پڑے رہنے سے رحمت کے فرشتے گھر میں نہیں آتے۔ مراد یہی ہے کہ سستی اور کاہلی سے پڑا رہے کہ جس کی وجہ سے نمازیں بھی قضا ہو جائیں۔ ہاں فقط رات کے تھوڑے حصہ میں جنابت کی حالت میں سونا جائز ہے۔ مگر اذان فجر کے وقت غسل کر کے نماز ضرور پڑھیں۔

غسل کا مسنون طریقہ

غسل جنابت میں تین باتیں فرض ہیں ① کلی کرنا اس طرح کہ پورے منہ میں پانی پہنچ جائے ② ناک میں پانی ڈالنا جہاں تک ناک نرم ہو ③ سارے بدن پر پانی پہنچانا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

طریقہ: غسل کرنے سے پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوئے اس کے بعد پیشاب کرے۔ پھر استنجے کی جگہ دھوئے۔ ہاتھ اور استنجا کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھوئے اس کے بعد بدن پر جہاں نجاست لگی ہو اس کو پاک کرے۔ اس کے بعد وضو کرے۔ وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ پھر تین مرتبہ دائیں کندھے پر پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر اس طرح پانی ڈالے کہ سارے بدن پر پانی

بہہ جائے۔ پہلی مرتبہ پانی ڈالنے کے بعد جسم کو اچھی طرح ملے کہ سارا بدن گیلا ہو جائے۔ پھر دوسری مرتبہ پانی ڈالے اور خوب ملے پھر تیسری مرتبہ پانی بہالے۔ فرش پاک نہ ہو تو الگ ہو کر پاؤں دھولے ورنہ ضرورت نہیں۔

غسل کرتے وقت ذکر اذکار کرنا اور دعائیں پڑھنا ضروری نہیں اور کلمہ پڑھ کر پانی پر پھونک مارنا دم کرنا صحیح نہیں اور غسل کا ارادہ ہو چاہے نہ ہو نہانے سے غسل ہو جائے گا۔ دوران غسل دعائیں نہ پڑھنا بہتر ہے۔

غسل کرتے وقت بلاضرورت باتیں نہ کرے اور اگر کوئی ضرورت درپیش ہو تو بات بھی کر سکتا ہے۔

مسئلہ: غسل کے وقت عورت اپنی شرم گاہ کے ظاہری حصہ کو دھولے یہی کافی ہے۔ انگلی کے ذریعہ دھونا ضروری نہیں۔ ایسا کرنا نہ فرض ہے نہ سنت اور انگلی کے ذریعے دھونے کو ضروری کہنا غلط ہے۔

عورت سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں (یعنی چوٹی نہ بندھی ہو) تو سب بال بھگونا اور ساری جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ ایک بال بھی سوکھا رہ گیا یا ایک بال کی جڑ میں پانی نہ پہنچا تو غسل نہ ہوگا اور اگر بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کو بھگونا معاف ہے۔ البتہ سب جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ ایک جڑ بھی سوکھی نہ رہنے پائے اور اگر بغیر کھولے سب جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو کھول ڈالے اور بالوں کو بھی بھگودے۔

آدابِ غسل

① غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا۔

② پانی بہت زیادہ نہ پھینکے اور نہ بہت کم لے کہ اچھی طرح غسل نہ کرسکے۔

③ غسل کے بعد کسی کپڑے سے اپنا بدن پونچھ ڈالے اور

بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرے۔ یہاں تک کہ اگر وضو کرتے وقت پیر نہ دھوئے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونوں پیر دھوئے۔

(۴) نتھ اور بالیوں اور انگوٹھی چھلوں کو خوب ہلا لے تا کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جائے اور اگر بالیاں نہ پہنے ہو تب بھی قصد کر کے سوراخوں میں پانی ڈال لے ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو۔

حالت جنابت کے چند ضروری احکام

(۱) جن کو نہانے کی ضرورت ہے ان کو کلام مجید کا چھونا اور اس کا پڑھنا اور مسجد میں جانا جائز نہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور کلمہ پڑھنا درود شریف پڑھنا جائز ہے۔

(۳) تفسیر کی کتابوں کو بے نہائے (یعنی ناپاکی کی حالت میں)

اور بے وضو چھونا مکروہ ہے اور ترجمہ دار قرآن کو چھونا حرام ہے۔ (بہشتی زیور)

④ جو عورت حیض سے ہو یا نفاس سے ہو اور جس پر نہانا واجب ہو (یعنی جو جنبی ہو) اس کو مسجد میں جانا اور کعبہ شریف کا طواف کرنا اور کلام مجید کا پڑھنا اور کلام مجید کا چھونا درست نہیں۔

⑤ اگر کلام مجید جزدان میں یا رومال میں لپٹا ہو تو اس حال میں قرآن مجید کا چھونا اور اُٹھانا درست ہے۔

⑥ کرتہ کے دامن سے اور (اوڑھے ہوئے) دوپٹہ سے بھی قرآن مجید کو پکڑنا اور اُٹھانا درست نہیں۔ البتہ بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال وغیرہ اس سے پکڑ کر اُٹھانا جائز ہے۔

⑦ اگر الحمد کی پوری سورۃ دعا کی نیت سے پڑھے یا اور

دُعائیں جو قرآن میں آئی ہیں ان کو دعا کی نیت سے پڑھے تلاوت کی نیت سے نہ پڑھے تو درست ہے۔ اس میں کچھ گناہ نہیں دعا قنوت کا پڑھنا بھی درست ہے۔

⑧ کلمہ، دُرود شریف، استغفار پڑھنا اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور کوئی وظیفہ پڑھنا سب درست ہے۔

⑨ اگر کوئی عورت لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتی ہو تو ایسی حالت میں ہجے لگوانا درست ہے اور رواں پڑھاتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بلکہ ایک ایک دو دو لفظ کے بعد سانس توڑ دے اور کاٹ کاٹ کر آیت کہلا دے۔ (بہشتی زیور)

⑩ حیض کے زمانہ میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تا کہ نماز کی عادت چھوٹ نہ جائے۔ (بہشتی زیور)

⑪ احادیث کا پڑھنا جائز ہے اس میں بھی اختلاف نہیں۔

⑫ اس کتاب کے آخر میں دی گئی مسنون دعاؤں کا حیض والی عورت کو پڑھنا جائز ہے اور قرآن کی دعاؤں میں یہ قید ہے کہ دعا کی نیت سے پڑھے قرآن کی نیت سے نہ پڑھے اور جہاں اس احتیاط کی توقع نہ ہو وہاں منع کرنے ہی میں احتیاط و تقویٰ ہے۔

ولیمہ کا مسنون طریقہ

رُخصتی کے بعد جب ایک شب خلوت کے ساتھ گزر گئی تو ولیمہ کی دعوت کرنا سنت ہے۔ ولیمہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بلاتکلف وبلا تفاخر اختصار کے ساتھ جس قدر میسر ہو جائے اپنے خاص لوگوں کو کھلائے۔ ولیمہ کرنا سنت ہے۔ اگر خاوند خود صاحب استطاعت نہ ہو کہ شادی کے موقع پر دعوتِ ولیمہ پیش کر سکے تو اس کے قریبی رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو چاہیے کہ اس موقع پر وہ اپنا اپنا کھانا جمع کر کے سنت ولیمہ ادا کرنے میں اس کی اعانت کریں۔ (فتح الملہم ج ۳ ص ۴۹۱)

رسول اللہ ﷺ نے ایک ولیمہ ایسا بھی کیا ہے کہ دستر خوان پھیلا دیا گیا اور صحابہ سے فرما دیا جس کے پاس جو کھانا موجود ہو

وہ لے آئے۔ اس کے بعد سب کھانا ملا کر صحابہ کو شریک طعام کر لیا گیا۔ اس سے بڑھ کر اسلام میں اور کیا سادگی ہو سکتی ہے۔ البتہ اس کا پورا لحاظ رکھا جائے کہ صرف امیر لوگوں کو ہی دعوت نہ دی جائے بلکہ غریب غرباء اور نیک لوگوں کا زیادہ حق ہے ایسے کھانے کو شر الطعام فرمایا گیا ہے جس میں صرف امراء ہی مدعو ہوں اور غرباء کو دھکے دیے جائیں۔ لہٰذا دعوت میں سب کو شریک کر لیا جائے۔

مسئلہ: اگر ولیمہ سنت رسول کی بجائے فخر و اشتہار کے لیے ہو تو ایسا ولیمہ جائز نہیں۔

میاں بیوی کے حقوق

میاں اور بیوی میں تعلقات کشیدہ ہونے کی اصل بنیاد عام طور پر ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کرنا ہے۔ اسی سے جھگڑے ہوتے ہیں۔ اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے دونوں پر لازم ہے کہ ایک دُوسرے کے حقوق پہچانیں اور پھر ان تمام حقوق کو ادا کرنے کی ازسرنو پوری کوشش کریں۔ جہاں کہیں کوتاہی ہو رہی ہو کھلے دل سے اس کا اعتراف کریں اور جلد ہی اس کا تدارک کرلیں۔ اگر ایسا کرنے لگیں تو شاید ہی کوئی رنجش ہو۔ یہاں مختصراً دونوں کے چند شرعی حقوق ذکر کیے جاتے ہیں۔

خاوند پر بیوی کے یہ حقوق ہیں:

① بیوی کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا۔

(۲) اعتدال کے ساتھ اس کی ایذاء پر صبر کرنا یعنی اگر بیوی سے کوئی خلافِ طبع اور ناگوار بات صادر ہو تو اس پر صبر کرنا برداشت کر لینا اور نرمی سے اس کو سمجھا دینا کہ آئندہ وہ خیال رکھے۔ معمولی معمولی بات پر غصہ کرنے سے پرہیز کرنا۔

(۳) غیرت میں اعتدال رکھنا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو خواہ مخواہ بیوی سے بدگمانی کرے اور نہ بالکل اس کی طرف سے غافل ہو جائے۔

(۴) خرچ میں اعتدال رکھنا یعنی حد سے زیادہ تنگی نہ کرے اور نہ فضول خرچی کی اجازت دے۔ میانہ روی اختیار کرے۔

(۵) حیض ونفاس کے احکام سیکھ کر بیوی کو سکھلانا، نماز پڑھنے اور دین پر چلنے کی تاکید رکھنا، بدعات ورسومات سے منع کرنا۔

(۷) بقدرِ ضرورت اس سے جماع (ہم بستری) کرنا۔

(۸) بقدرِ ضرورت رہنے کے لیے مکان دینا۔

⑨ کبھی کبھی بیوی کے محارم والدین، بہن بھائی، چاچا ماموں پھوپھی خالہ اور قریبی عزیزوں سے اس کو ملنے دینا۔

⑩ اس کے ساتھ ہم بستری کی باتیں دوسروں پر ظاہر نہ کرنا۔

⑪ غیر محرم رشتہ دار مثلاً کزنز وغیرہ سے احتیاط رکھنا۔

بیوی پر شوہر کے یہ حقوق ہیں:

① ہر جائز کام میں خاوند کی اطاعت کرنا۔ البتہ خلافِ شرع اور گناہ کے کام میں معذرت کردے۔

② خاوند کی حیثیت سے زیادہ نان ونفقہ (خرچ) کا مطالبہ نہ کرنا۔

③ شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دینا خصوصاً کزنز وغیرہ۔

④ شوہر کی بلا اجازت اس کے گھر سے نہ نکلنا۔

⑤ شوہر کی بلا اجازت اس کے مال میں سے کسی کو نہ دینا۔

⑥ اس کی بلا اجازت نفل نماز نہ پڑھنا اور نفل روزہ نہ رکھنا۔

⑦ خاوند صحبت کے لیے بلائے تو شرعی ممانعت اور رکاوٹ کے بغیر انکار نہ کرنا۔

⑧ خاوند کو اس کی تنگ دستی یا بدصورتی کی وجہ سے حقیر نہ سمجھنا۔

⑨ اگر خاوند میں کوئی بات خلافِ شرع اور گناہ کی دیکھے تو ادب کے ساتھ منع کرنا۔

⑩ اس کے آرام وراحت کا خیال رکھنا۔

⑪ اس کے استعمال کی چیزوں کو سلیقہ سے رکھنا اور پیش کرنا۔

⑫ خاوند کے سامنے اُونچی آواز سے چیخ چیخ کر نہ بولنا۔

⑬ کسی کے سامنے اس کی شکایت نہ کرنا۔

⑭ اس کے سامنے زبان درازی اور بدزبانی نہ کرنا۔

⑮ اس کے والدین کو اپنا مخدوم سمجھ کر ان کا ادب واحترام کرنا، ان کے ساتھ لڑ جھگڑ کر یا کسی اور طریقے سے ایذاء نہ پہنچانا۔

نیک بیوی کی صفات

قرآن کریم کی رُو سے نیک بیوی وہ ہے جو مرد کی حاکمیت کو تسلیم کر کے اس کی اطاعت کرے۔ اس کے تمام حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے پیٹھ پیچھے اپنے نفس اور مال کی حفاظت کرے۔ اپنی عصمت اور مال کی حفاظت جو امور خانہ داری میں سب سے اہم ہیں ان کے بجا لانے میں خاوند کے سامنے اور پیچھے کا حال بالکل برابر رکھے۔ یہ نہیں کہ خاوند کے سامنے تو اس کا اہتمام کرے اور اس کی عدم موجودگی میں لاپرواہی برتے۔ ایک حدیث میں اس کی مزید تشریح ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بہترین عورت وہ ہے کہ جب تم اس کو دیکھو تو خوش ہو جاؤ اور جب اس کو کوئی حکم دو تو اطاعت کرے اور جب تم غائب ہو تو

اپنے نفس اور مال کی حفاظت کرے۔" (معارف القرآن)

ایک اور حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ

"جو عورت اپنے شوہر کی تابعدار اور فرمانبردار ہو اس کے لیے ہوا میں پرندے، دریا میں مچھلیاں، آسمانوں میں فرشتے اور جنگلوں میں درندے استغفار کرتے ہیں۔" (بحر محیط) سبحان اللہ

نبی کریمؐ کا اپنے اہل خانہ کے ساتھ برتاؤ

انسان گھریلو زندگی میں اپنی زبان پر قابو پالے تو اللہ تعالیٰ گھروں میں سکون اور عافیت عطا فرما دے گا۔ ایک مختصر سی حدیث ہے بندہ کبھی بیٹھ کر اپنے اور اپنی گھریلو زندگی کے بارے میں سوچے تو سہی کہ نبی کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي

ترجمہ: ''تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے اور میں تم میں سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہوں۔''

حضورؐ کی کل گیارہ بیویاں تھیں۔ نو بیویاں بیک وقت آپ کے نکاح میں رہیں۔ مختلف خاندانوں اور مختلف قبیلوں کی تھیں۔

اعلیٰ خاندانوں کی عورتیں تھیں۔ مختلف عمروں کی بیویاں تھیں۔ ان نو بیویوں کے ساتھ ایک معاشرتی زندگی کا اعلیٰ ترین پیمانہ رکھ کر اور پھر اتنی واضح اور صاف گھریلو زندگی کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ تک جتنے بھی انبیاء اس دنیا میں تشریف لائے کسی ایک نبی کی بھی گھریلو زندگی اتنی کھل کر سامنے نہیں آئی جتنی کہ نبی کریم ﷺ کی گھریلو زندگی کھل کر سامنے آئی ہے اور مستشرقین یورپی ممالک نے جو اسلام کے بارے میں ریسرچ کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم ﷺ کی گھریلو زندگی پر بڑی ریسرچ کی ہے۔

کس طرح نبی ﷺ نے عدل کے ساتھ کس طرح محبت کے ساتھ، کس طرح انصاف کے ساتھ نو ازواج مطہرات جن کے مزاجوں میں فرق، ان کی سوچوں میں فرق، ان میں سے ہر ایک کے گھریلو بیک گراؤنڈ میں فرق، خاندانی پس منظر کا بڑا

فرق لیکن اس کے باوجود نبی کریم ﷺ نے ایک بہترین گھریلو زندگی سامنے رکھی ہے۔ جو ہمارے لیے نمونہ اور اسوہ کامل ہے۔

بیوی کی دلجوئی اور اس کے جذبات کی رعایت

حضور ﷺ کے اپنی بیویوں کے ساتھ یہ اخلاق تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جبکہ سب بیویوں سے عمر میں کم تھیں تو آپ ﷺ ان کی عمر کے موافق ان کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ حضور ﷺ ان کے ساتھ ایک مرتبہ دوڑے بھی ہیں چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بچی اور چھریرے بدن کی تھیں اور حضور ﷺ بڑی عمر کے تھے آپ ﷺ کا جسم مبارک بھاری ہو چکا تھا۔ اس دوڑ میں حضرت عائشہؓ حضور ﷺ سے آگے نکل گئیں۔ کچھ عرصہ کے بد حضور ﷺ پھر ایک مرتبہ دوڑے۔ اس مرتبہ حضور ﷺ آگے نکل گئے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بدن

ذرا بھاری ہو گیا تھا۔

عورتیں بہت جلد بھاری ہو جاتی ہیں ان کی نشوونما جلد ہوتی ہے۔ اس وقت یہ حضور ﷺ سے آگے نہ نکل سکیں۔ حضور ﷺ آگے نکل گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا تِلْكَ بِتِلْكَ۝ یہ پہلی بار کا بدلہ ہے کہ تم پہلے آگے نکل گئی تھیں اب میں آگے نکل گیا۔ سبحان اللہ کیا ٹھکانہ ہے آپ ﷺ کے اخلاق کا۔

اور بعض دفعہ آپ ﷺ نے ان کو حبشی بچوں کا کھیل بھی دکھلایا ہے جو مسجد کے صحن میں تیروں سے کھیل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو گڑیوں سے کھیلنے کی بھی اجازت دی اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ محلہ کی لڑکیاں حضور ﷺ کو گھر تشریف لاتے دیکھ کر گڑیوں کے کھیل سے متفرق ہو جاتیں تو آپ ﷺ ان کو جمع کر کے لاتے کہ میں کچھ نہیں کہتا تم اطمینان سے عائشہ سے کھیلو۔ ان سب امور میں اُمت کو تعلیم دی گئی ہے کہ لڑکی سے شادی کر کے

اس کے ساتھ کیسے معاشرت کرے۔ پس چونکہ حضور ﷺ کے ان افعال کو حسن معاشرت میں دخل ہے جو شرعاً مطلوب ہے کہ آج کا شوہر بھی اس طرح زندگی گزارے۔

حضور ﷺ کی یہ حالت تھی کہ بکری کا دودھ اپنے ہاتھ سے دوھ لیتے، سبزی کاٹ لیتے اور گھر کے کام میں گھر والوں کی مدد فرماتے۔ ہمیں بھی ایسا کرنا چاہیے۔

میاں بیوی میں ہنسی مذاق

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہنسی کے طور پر عورتوں کی مذمت میں ایک شعر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پڑھا:

ان النساء الشیاطین خلقن لنا
نعوذ باللہ من شر الشیاطین

”بے شک عورتیں ہمارے لیے شیطان پیدا کی گئی ہیں۔
ہم خدا کی شیاطین کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔“

توحضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کے جواب میں فرمایا:

ان النساء رياحين خلقن لكم
وكلكم يشمى شم الرياحين

”بلاشبہ عورتیں پھول ہیں جوتمہارے لیے پیدا کی گئی ہیں اور تم میں سے ہر شخص پھولوں کی جانب مائل ہوتا ہے۔“

یہ دونوں میاں بیوی میں ہنسی مزاح کی بات تھی۔ مگر حضرت فاطمہ کا جواب دیکھیں کتنا خوبصورت ہے کہ ناراض نہیں ہوئیں۔

اصل زندگی تو لطف کی زندگی ہے

بیوی کی خاطر داری کرنے اور اس کو آرام پہنچانے میں دُنیا کی بھی بڑی مصلحت ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ اس سے زندگی لطف کے ساتھ گزرتی ہے۔ ایک دوسرے کی راحت و رنج میں شریک ہوتا ہے۔ اگر میاں بیوی میں موافقت اور بے تکلفی ہوتو پھر زندگی کا کیا عجیب لطف ہے۔

لطف تو اسی میں ہے کہ آدمی دن بھر کا تھکا ماندہ جائے تو گھر والوں کی باتوں سے جی خوش ہو جائے۔ وہ اس کو راحت دیں یہ ان کی راحت کا خیال کرے۔

جن لوگوں کی معاشرت گھر والوں کے ساتھ عمدہ ہے واقعی ان کو دنیا میں ہی جنت نصیب ہے۔ یہ راز ہے اہل اللہ کی زندگی میں وہ اسی لیے اپنے گھر والوں کو راحت پہنچاتے ہیں تا کہ زندگی لطف کے ساتھ گزرے اور گھر جنت کا نمونہ پیش کرے۔

اور جہاں ہر وقت لڑائی جھگڑا تکرار و مباحثہ ہو وہاں کوئی خوشی نہیں ہوتی یہ کیا زندگی ہے کہ دن بھر تو کام میں تھکے تھے۔ اب شام کو گھر جا کر بھی رنج و غم کی باتیں کی جائیں۔ مگر آج کل لوگوں کے مزاج بگڑ گئے ہیں۔ بے حسی چھا گئی ہے۔ وہ اس حالت میں رہنا پسند کرتے ہیں مگر جن کو ذرا بھی حس ہے وہ تو اس کو دنیا ہی میں دوزخ سمجھتے ہیں۔

بیوی کی راحت کا خیال رکھنا بھی سنت ہے

حضور ﷺ نے ہمیں دین و دنیا سب کچھ سکھلا دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ ہے حضور ﷺ رات کو قبرستان جانے کے لیے آہستہ سے اُٹھے، جوتے پہنے، آہستے سے دروازے کے کواڑ کھولے۔

پھر حضرت عائشہؓ کے سوال کرنے پر فرمایا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا کہ شاید تم جاگ جاؤ اور تنہا گھبراؤ۔

حدیث شریف میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ رات کو بستر سے اُٹھے اور آہستہ سے جوتیاں پہنیں اور آہستہ ہی دروازہ کھولا اور آہستہ ہی سے بند کیا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَیْدًا وَاَغْلَقَ الْبَابَ رُوَیْدًا وَخَرَجَ رُوَیْدًا

’’یعنی آپ نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور آہستہ سے دروازہ بند کیا اور آہستہ سے باہر نکلے۔‘‘

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو شبہ ہوا کہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور بیوی کے یہاں جا رہے ہیں اور وجہ یہ تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عاشق تھیں اور عشق میں یہ حالت ہوا کرتی ہے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس قدر عاشق زار تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی فعل سے ان کو اذیت نہ ہوتی مگر اس پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رعایت کی کہ رات کو جب اُٹھے تو سارے کام آہستہ کیے تا کہ ان کی نیند میں خلل نہ آئے۔ سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو جہاں ناگواری کا احتمال بھی نہ ہوتا وہاں بھی ایسے امور کی رعایت فرماتے تھے اور ہماری یہ حالت یہ ہے کہ رات کو اُٹھے تو دھڑ ادھڑ کرنا شروع کر دیا اور جان بوجھ کر آوازیں نکالتیں ہیں کہ بیوی اُٹھ جائے اور اس کو پتہ چلے کہ میاں صاحب جاگ گئے ہیں۔ یہ بات اچھی نہیں۔ وہ بھی تمہاری طرح انسان ہے۔

ہم نے بعض عورتوں کو دیکھا ہے کہ ان کے خاوندوں نے

ان کو راحت و آرام سے رکھا ہے اور ان کو کبھی رنج نہیں پہنچایا۔ ان کی عمریں 40 سال کو پہنچ گئی ہیں لیکن دیکھنے میں 20 سال کی لگتی ہیں۔ بیوی کو عیش و آرام سے رکھنے میں ایک یہ بھی بڑی حکمت ہے کہ وہ تندرست رہے گی۔ بڑھاپے کا اثر جلدی ظاہر نہ ہوگا اور مدت تک تمہارے کام کی رہے گی مگر لوگ اپنی راحت و مصلحت کا خیال کر کے بھی تو ان کی رعایت نہیں رکھتے اور ہمیشہ دکھ اُٹھاتے ہیں۔

میاں بیوی کا اختلاف ہزاروں برائیوں کی جڑ ہے

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میاں بیوی میں اختلاف سب فسادوں کی مرغی ہے یعنی سینکڑوں فساد کو پیدا کرتی ہے۔ میاں بیوی کا اختلاف سب فسادوں کی جڑ ہے یعنی سینکڑوں فساد اس سے پیدا ہوتے ہیں۔

شیطان اس شخص سے بہت خوش ہوتا ہے جو میاں بیوی میں لڑائی کرا دے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ شیطان شام کو دریا پر اپنا تخت بچھاتا ہے اس وقت سارے شتونگڑے اپنی اپنی کارروائی بیان کرتے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ میں نے ایک آدمی سے زنا کرا دیا۔ دوسرا کہتا ہے میں نے فلاں گناہ کروا دیا مگر شیطان سب سے کہتا ہے کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔ کیونکہ گناہوں کا کفارہ ایک بار توبہ واستغفار کرنے سے ہوسکتا ہے۔ پھر ایک شیطان کہتا ہے کہ میں نے میاں بیوی میں لڑائی کرا دی تھی۔ پھر وہاں سے ہٹا نہیں یہاں تک کہ شوہر نے طلاق دے دی۔ شیطان اس کو گلے سے لگا لیتا ہے اور بہت شاباش دیتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا۔

نوٹ: دیکھ لیں اختلاف کا انجام کتنا برا ہے کہ ہزاروں جتن کیے شادی میں اور ایک لمحہ میں طلاق ہوگئی۔

بیوی سے سدا نبھا کرنے کے سنہری اصول

① اپنی نگاہوں کی خوب حفاظت کریں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے جب آدمی اپنی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتا تو اس کی بیوی چاہے کتنی بھی خوبصورت ہو، لیکن اس کا دل کبھی پاک نہیں رہتا۔ شیطان ہمیشہ اس کو اپنے جال میں پھنسائے رکھتا ہے۔

اور یہ بیوٹی پارلر کے کرشمے اور میک اپ والی ہر عورت کو اپنی بیوی سے زیادہ حسین سمجھ کر اپنے آپ کو زندگی بھر پریشان رکھتا ہے۔ اس لیے اس مرض سے بچنے کی خوب دُعائیں مانگیں۔ یہ بہت ہی برا مرض ہے، روحانیت کو تباہ کر دیتا ہے، بندے کو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ذلیل کر دیتا ہے اور چچا زاد، ماموں زاد بہنیں، بھابھیاں اور خاندان کی جتنی نامحرم عورتیں ہیں، ان سے بھی بطور

خاص اپنی نگاہ کی خوب حفاظت کریں۔

② یہ سوچیں کہ میری قسمت میں یہی بیوی لکھی ہوئی تھی۔ سب جوڑے مقدر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لکھے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اب جو اللہ میاں نے لکھ دیا اس پر بندے کو راضی رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ پر راضی رہنا اور اس پر شکر کرنا یہ بندہ کا بڑا کمال اور بڑا اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے۔ (آمین)

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن کی وہ گھڑی بڑی منحوس ہے جس گھڑی میں وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے۔ مثلاً کسی نامحرم عورت کو دیکھتا ہے، اپنی حلال بیوی کو چھوڑ کر کسی حسن حرام پر نظر ڈالتا ہے بلکہ مومن کی شان یہ ہے کہ اگر کہیں اچانک نظر پڑ بھی جائے تو فوراً نظر ہٹا کر یہ کہتا ہے کہ میری بیوی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی حسین نہیں ہے۔ پوری کائنات میں اس کا مثل

نہیں ہے۔ لہٰذا میں اللہ پاک کی رضا پر راضی ہوں۔

③ کبھی بھی کسی سے اُمید نہ رکھیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کیوں کہ انسان کو جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اس کی کسی سے وابستہ اُمید پوری نہیں ہوتی۔ جب انسان کسی سے مثلاً اپنی اولاد سے یہ اُمید رکھتا ہے کہ وہ میرا کہنا مانے گی اور میری خدمت کرے گی اور وہ اولاد نافرمان ہو جائے یا فرماں بردار ہو، مگر مزاج کے فرق کی وجہ سے اپنی مرضی کے فیصلے کرے تو تکلیف پہنچنا تو لازمی ہے۔ یہی معاملہ شوہر، بیوی کا بھی ہے۔ لہٰذا اپنی بیوی سے کوئی اُمید نہ رکھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف پہنچے گی ہی نہیں اور اللہ نہ کرے اگر کوئی تکلیف پہنچی بھی تو اس کا اثر بھی جلدی زائل ہو جائے گا۔

④ فرمایا عورتیں رحم اور تعریف کے قابل ہیں۔ ان میں دو صفتیں تو ایسی ہیں کہ مردوں سے بھی کہیں بڑھی ہوئی ہیں

''خدمت گاری'' اور ''عفت''۔ عفت تو اس درجہ ہے کہ مرد چاہے افعال سے پاک ہوں، لیکن وسوسوں سے کوئی شاید ہی خالی ہو اور شریف عورتوں میں سے شاید ہی کوئی ایسی نکلے جس کے دل میں کبھی وسوسہ بھی آیا ہو۔ اسی کو حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ (سورۃ النور آیت ۲۳)

⑤ شوہر کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ نرم لہجہ اور میٹھی زبان کا حامل ہو۔ بغیر میٹھی زبان اور نرم لہجہ کے پیار و محبت محض ایک دھوکہ ہے۔ جس گھر میں میاں بیوی نرم لہجے یا میٹھی زبان استعمال کرنے کے عادی ہوں وہاں پیار و محبت کی فراوانی ہوتی ہے جس کی جھلک گھر کے ہر فرد میں دکھائی دیتی ہے۔ آپ اس آسان نسخہ کا تجربہ کر کے دیکھئے۔ ان شاء اللہ آپ کی تمام پریشانیاں کافور ہو جائیں گی۔ بیوی آپ سے دلی محبت کرنے لگے گی۔ بچوں کے درمیان محبت و شفقت کا جذبہ بڑھے گا اور وہ

گھر کے باہر بھی یہی زبان استعمال کریں گے۔

⑥ جس کے ساتھ تعلق ہو اس سے محبت ہو ہی جاتی ہے۔ نیز جس کی خوبیوں کا استحضار ہو اس کی محبت بھی دل میں آتی ہے۔ لہٰذا اپنی بیوی کی خوبیوں پر نظر رکھیں خود بخود اس کی محبت دل میں پیدا ہوگی۔ اس کی تعریف کیجیے، اس کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوگی۔ اسی وجہ سے حضرت ڈاکٹر عبدالحئ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

''جس کے دل میں یہ احساس ہو کہ یہ بیوی کھانے پکانے کی جو خدمت انجام دے رہی ہے، یہ اس کا حسن سلوک اور حسن معاملہ ہے جو وہ میرے ساتھ کر رہی ہے تو وہ اس کے کھانے پکانے کی تعریف کرے گا۔ اس کی ہمت بندھائے گا اس کا حوصلہ بڑھائے گا۔

لیکن جو شخص اپنی بیوی کو نوکرانی یا خادمہ سمجھتا ہو اور کھانا

پکانا اس کی ذمہ داری سمجھتا ہو ایسا شخص کبھی اچھے کھانے پکانے پر بھی اپنی بیوی کی تعریف نہیں کرے گا اور نمک کی زیادتی یا چینی کی کمی پر ہی گھر میں قیامت برپا کر دے گا اور لمبا چوڑا جھگڑا شروع کر دے گا۔"

عورت فطری طور پر نرم دل ہوتی ہے۔ تھوڑی سی تعریف پر پھولے نہیں سماتی۔ آئندہ اسی کام کو جس کی تعریف ہوئی ہے اور اچھا کر کے دکھاتی ہے۔ لہٰذا ہر چیز مثبت انداز میں بیوی کو سمجھایئے جتنا کام ہو اس پر اس کی تعریف کریں جو عیب یا کوتاہی باقی رہ گئی اس طرح سمجھائیں کہ آئندہ ایسا نہ ہو اور آج سے ہی معمول بنالیں کہ چھوٹے چھوٹے کام پر بیوی کے چائے پکانے پر، پانی کا گلاس پیش کرنے پر اس کو "جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا" (اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے) کہیے۔ دل و زبان سے شکر گزار بنئے۔ پھر دیکھئے بیوی بھی آپ کی کیسی قدر دان بنتی

ہے۔ دنیا ہی میں حور کا نمونہ آپ کے سامنے آجائے گا۔ ایسے ہی میاں بیوی کا گھر دنیا ہی میں جنت کا نمونہ بن جاتا ہے۔

⑦ بعض خوقسمت لوگ اس بات کے عادی ہوتے ہیں کہ شام کو دکان، دفتر، فیکٹری، اسکول، کلینک وغیرہ بند کرنے کے ساتھ ان کی فکروں کو بھی بند کر دیتے ہیں کہ جو باقی کام رہ گئے ہیں وہ ان شاء اللہ کل صبح جا کر دیکھ لیں گے لیکن بعض مرد وہاں کی فکریں، وہاں ہونے والی ذہنی پریشانیاں اور وہاں کی فضا کی چیخ چیخ کا بوجھ یا نقصان اور کسی قسم کے کیے گئے معاملے کی پریشانی وغیرہ کے سارے بوجھوں کا گٹھا باندھ کر اور فکرمند چہرہ بنا کر گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ بیوی سارے دن کی تھکی ہاری صرف اور صرف آپ کی منتظر بیٹھی ہے۔ شوہر صاحب کی پسند کے پکوان تیار کر کے خود کو اور بچوں کو صاف ستھرا کر کے گھر کو سنوار کر اور اپنی تھکن بھلا کر بشاشت کے ساتھ آپ کا استقبال کر رہی ہے اور آپ

آتے ہی ساری جھنجھلاہٹ اس پر اُتار دیتے ہیں تو اس پر کیا گزرے گی؟ لہٰذا برائے مہربانی دکان بند کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں کی فکریں بھی بند کر دیجیے۔ اللہ پاک کے ہر فیصلے پر راضی ہو چاہے کاروبار خوب چل رہا ہو یا کوئی رکاوٹ یا نامناسب حالات سامنے آرہے ہوں۔ ہر حال میں راضی رہے اور دُعائیں مانگتا رہے۔

⑧ بچوں کے سامنے آپ بیوی سے نہ جھگڑا کریں۔ اگر بہت ہی زیادہ غصہ آئے تو فوراً گھر سے باہر چلے جائیے۔ بچوں کے سامنے ہرگز ہرگز اس کو نہ جھڑکیں نہ ڈانٹیں۔

کیونکہ اس سے ایک طرف تو بیوی کی عزتِ نفس مجروح ہوگی اور دوسرے بچوں کے دل میں اس کی عزت کم ہوگی اور اگر بچے سمجھ دار ہوں اور ماں کو بے قصور سمجھتے ہوں تو پھر آپ ان کی نظر میں ظالم اور قابل نفرت ٹھہریں گے۔

بیوی کو جیب خرچ الگ دیا جائے

یہاں دو تین باتیں اس سلسلے میں عرض کرنی ہیں جن پر حکیم الامت حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ نے اپنے مواعظ میں جا بجا زور دیا ہے اور عام طور پر ان باتوں کی طرف سے غفلت پائی جاتی ہے۔ پہلی بات جو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی وہ یہ کہ نفقہ صرف یہ نہیں ہے کہ بس کھانے کا انتظام کر دیا اور کپڑے کا انتظام کر دیا۔ بلکہ نفقہ کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ کھانے اور کپڑے کے علاوہ بھی کچھ رقم بطور جیب خرچ کے بیوی کو دی جائے جس کو وہ آزادی کے ساتھ اپنی خواہش کے مطابق صرف کر سکے۔ بعض لوگ کھانے اور کپڑے کا تو انتظام کر دیتے ہیں لیکن جیب خرچ کا اہتمام نہیں کرتے۔

حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ جیب خرچ دینا بھی ضروری ہے اس لیے کہ انسان کی بہت سی ضروریات ایسی

ہوتی ہیں جس کو بیان کرتے ہوئے بھی انسان شرماتا ہے یا اس کو بیان کرتے ہوئے اُلجھن محسوس ہوتی ہے۔ اس لیے کچھ رقم بیوی کے پاس ایسی ضروریات کے لیے بھی ہونی چاہیے تاکہ وہ دوسرے کی محتاج نہ ہو۔ یہ بھی نفقہ کا ایک حصہ ہے۔ حضرت والا نے فرمایا کہ جو لوگ یہ جیب خرچ نہیں دیتے وہ اچھا نہیں کرتے۔

خرچہ میں فراخ دلی سے کام لینا چاہیے

دوسری بات یہ ہے کہ کھانے پینے میں اچھا سلوک کرو۔ یہ نہ ہو کہ صرف قُوت لَا یَمُوت دے دی یعنی کھانا اتنا دے دیا جس سے موت نہ آئے۔ بلکہ احسان کرو اور احسان کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی آمدنی کے معیار کے مطابق فراخی اور کشادگی کے ساتھ گھر کا خرچہ اس کو دے۔ یہ خیال رہے کہ بہت زیادہ اسراف نہ کیا جائے۔

چند ضروری و مجرب عملیات

آخر کتاب میں ضروری سمجھا کہ چند ضروری و مفید وظائف تحریر کر دیے جائیں کیونکہ اکثر گھر کی خواتین کو دیکھا ہے کہ وہ مختلف عامل حضرات سے رابطہ کر کے تعویذ وغیرہ لکھواتی ہیں تا کہ ہمارا میاں ہم سے محبت کرے تو عامل حضرات بعض اوقات بہت زیادہ ہدیہ مانگ لیتے ہیں یا کوئی اور نقصان کا خدشہ ہوتا ہے۔ لہٰذا ان وظائف کے اندر تمام ضروری وظائف محبت اُلفت، حصول اولاد، روزگار، حصول مکان وغیرہ کے متعلق درج کر دیے ہیں ان کو معمول بنائیں اور دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل فرمائیں۔ شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

① میاں بیوی میں اُلفت ومحبت کیلیے

میاں بیوی میں اُلفت ومحبت پیدا کرنے کا آسان نسخہ یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے لیے خیر اور بھلائی کی دعائیں کرتے رہیں ان شاء اللہ چند دنوں میں ایسی عجیب محبت واُلفت پیدا ہو جائے گی کہ جس کا دونوں کو وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

② میاں بیوی کو آپس کی محبت نصیب ہو

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ (پارہ ۲۱ سورۃ روم آیت ۲۱)

ترجمہ: ’’اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے واسطے تمہاری جنس کی بیبیاں بنائیں تا کہ تم کو ان کے پاس آرام

ملے اور تم میاں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدا کی۔ اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں۔''

فائدہ: اگر آپ کو اپنی بیوی سے اختلاف ہے۔ آپس میں محبت نہیں ہے تو اس مذکورہ آیت کو (۹۹) دفعہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر تین دن دم کریں اور دونوں کھائیں۔ انشاء اللہ مثالی محبت پیدا ہوگی۔

③ میاں بیوی میں محبت کرانے کا عجیب عمل

میاں بیوی میں باہم سلوک و محبت کرانے کے لیے یہ لکھ کر دے یا (۱۱) مرتبہ دم کر کے (۲۱) دن تک کھلائے پلائے ان شاء اللہ دونوں کے درمیان فوراً محبت ہوگی۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ (الحجرات)

④ شوہر کو راضی کرنے کا عمل

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ
كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعَذَابِ ۝ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۶۵)

فائدہ: جس کا شوہر ناراض ہو اس آیت کو شیرینی پر پڑھ کر کھلائے ان شاء اللہ تعالیٰ مہربان اور راضی ہو جائے گا۔

⑤ بیوی کو راضی کرنے کا عمل

جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غضب ناک ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ناک پکڑ لیتے اور فرماتے اے عویش یہ دعا کرو۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ
وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ (ابن کثیر صفحہ ۳۳۶ ج ۲)

ترجمہ: ''اے اللہ! اے محمد ﷺ کے پروردگار! میرے گناہ معاف کر دے اور میرے دل کا غصہ دور کر اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے بچالے۔''

⑥ اولاد سے ناامید نہ رہیں

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہے حکومت آسمانوں پر اور زمین پر اور جتنی چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں ان پر اور وہ جس چیز کو چاہیں پیدا کر دیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے۔ (پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۱۷)

فائدہ: اگر آپ اولاد سے نا اُمید ہیں تو (۳۰۰) دفعہ مذکورہ آیت شریفہ کو کسی میٹھی چیز پر دم کر کے (۴۱) دن تک روزانہ

آدھی خاوند اور آدھی بیوی کھائے۔

⑦ اولادِ نرینہ اور حفاظتِ حمل کے لیے

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا (پ۲۹ سورۃ نوح آیت ۱۲)

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لیے باغ لگا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بہا دے گا۔''

فائدہ: اگر آپ کے یہاں اولادِ نرینہ نہیں ہے تو حمل ٹھہرتے ہی نو مہینے تک (۱۱) مرتبہ مذکورہ آیت شریف روزانہ پڑھیے۔ رزق کی تنگی کو دور کرنے کے لیے بھی اس دعا کو روزانہ سات مرتبہ پڑھیے۔

⑧ لڑکا خوبصورت پیدا ہو

اگر کوئی عورت حمل کے زمانے میں خربوزہ بکثرت استعمال کرے تو لڑکا خوبصورت اور تندرست پیدا ہوگا۔ (طب نبوی ص ۸۶)

⑨ برائے حفاظت حمل

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ (سورۃ الرعد)

اگر حمل گرنے جانے کا خوف ہو یا حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس آیت کو اور اُوپر والی آیت (وظیفہ نمبر ۷ والی) دونوں کو لکھ کر عورت کے رحم پر باندھے۔ ان شاء اللہ حمل محفوظ رہے گا اور اگر نہ ٹھیرتا ہو تو قرار پائے گا۔

⑩ برائے پسر صالح

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

(پ ۳ سورۃ ال عمران)

فائدہ: ہر نماز کے بعد اپنی دعا میں مذکورہ آیت کو (۱۱) مرتبہ پڑھے اور دُعا کرے۔ خداوند کریم اس کی برکت سے بیٹا صالح عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

⑪ اولاد مرجاتی ہوتو اس کی محافظت کے لیے

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

ترجمہ: ”اور ہم نے ان کو اور ان کے تابعین کو بڑے بھاری غم سے نجات دی۔“ (پارہ ۲۳ سورۃ الصفت آیت ۷۶)

فائدہ: اگر کسی شخص کی اولاد پیدا ہوتے ہی مر جاتی ہو، زندہ نہ رہتی ہو تو اس دعا کو روزانہ صبح و شام (۱۱) دفعہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے۔ ان شاء اللہ خیر ہوگی۔

⑫ بچوں کے سوکھے پن اور جملہ امراض کے لیے

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(پارہ ۱۳ سورۃ یوسف آیت ۵۶)

ترجمہ: ”اور ہم نے ایسے (عجیب) طور پر یوسف علیہ السلام کو بااختیار

بنا دیا کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں سہیں ہم جس پر چاہیں اپنی عنایت متوجہ کر دیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔"

فائدہ: اگر کوئی بچہ یا شخص بیمار ہو یا کمزور ہو یا سوکھتا چلا جا رہا ہو اور بظاہر کوئی بیماری نظر نہ آتی ہو تو اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر (۱۴۱) دفعہ اس آیت کو پڑھے اور پانی پر دم کر کے (۲۱) دن تک پلائے۔ ان شاء اللہ شفاء نصیب ہوگی۔

⑬ بیٹا عالم فاضل اور ذہین فطین ہو

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۝

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۱۳)

ترجمہ: "اور (اللہ تعالیٰ نے) آپ کو وہ باتیں بتلائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔"

فائدہ: اگر آپ کا بچہ کند ذہن ہو اور پڑھا ہوا سبق اسے یاد نہ رہتا ہو تو اس مذکورہ آیت شریفہ کو (۱۲۱) مرتبہ پانی پر دم کر کے روزانہ بچے کو پلائیں۔ ان شاء اللہ اس کی برکت سے عالم فاضل اور ذہین فطین ہو جائے گا۔

⑭ اولاد کی فرمانبرداری کے لیے

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

ترجمہ: ”اے میرے پروردگار! مجھ کو اس پر مداومت دیجیے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک کام کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لیے صلاحیت

پیدا کر دیجے۔ میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔"

فائدہ: اگر آپ کی اولاد نافرمان ہے اور آپ کا کہا نہیں مانتی اور آپ چاہتے ہیں کہ وہ فرمانبردار ہو جائے اور آپ سے محبت کرے تو مذکورہ آیت (۳) دفعہ روزانہ پڑھیں اور اللہ سے دُعا کریں۔ان شاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔

⑮ رزق میں برکت کے لیے ایک مجرب عمل

مولانا شاہ عبدالغنی پھول پوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص صبح کو ستر (۷۰) مرتبہ پابندی سے یہ آیت پڑھا کرے وہ رزق کی تنگی سے محفوظ رہے گا اور فرمایا کہ بہت مجرب عمل ہے۔آیت مندرجہ ذیل ہے:

اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ ہُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ ۟

(معارف القرآن جلد ۷ ص ۶۸۷)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اپنے بندوں پر مہربان ہے جس کو (جس قدر) چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ قوت والا اور زبردست ہے۔"

⑯ رزق روزی اور گھر میں وسعت نصیب ہو

جو آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اُونچی آواز سے سلام کرے چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو اور پھر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھے اور ایک مرتبہ سورۃ اخلاص قل ھو اللہ پڑھے تو روزی اور گھر میں برکت پائے۔

⑰ ذاتی مکان کے حصول کے لیے

وَلَقَدۡ مَکَّنّٰکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ جَعَلۡنَا لَکُمۡ فِیۡہَا مَعَایِشَ

قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

ترجمہ: ''اور بے شک ہم نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لیے اس میں سامان زندگانی پیدا کیا۔ تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔'' (پارہ ۸ سورۃ الاعراف آیت ۱۰)

فائدہ: اگر آپ کے پاس رہنے کی جگہ یا مکان نہ ہو یا مسافرت ہو اور سامان آپ کے پاس کوئی نہ ہو تو مذکورہ آیت کو (۱۵۱) مرتبہ روزانہ پڑھ لو جب تک کامیابی نہ ہو جاری رکھیں۔ ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔

⑲ بیٹے یا بیٹی کی شادی مبارک ہو

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا (پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان آیت ۵۴)

ترجمہ: ''اور وہ ایسا ہے جس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا اور پھر

اس کو خاندان والا اور سسرال والا بنایا اور (اے مخاطب) تیرا پروردگار بڑی قدرت والا ہے۔''

فائدہ: اگر آپ کے بیٹے یا بیٹی کا عقد نہ ہوتا ہو تو آپ اپنی اس مراد کے لیے (۲۱) دن تک (۳۱۳) دفعہ (اس آیت مبارکہ کو) پڑھیں اور اللہ سے مانگیں ان شاء اللہ بہت جلد شادی ہوگی۔

⑳ برائے عافیت اہل وعیال وانجانا خوف

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنے اہل وعیال اور مال (یعنی گاڑی وغیرہ) کے بارے میں نقصان کا خوف رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صبح وشام یہ دُعا پڑھ لیا کرو۔

بِسۡمِ اللّٰهِ عَلٰی دِیۡنِیۡ وَنَفۡسِیۡ وَوَلَدِیۡ وَاَهۡلِیۡ وَمَالِیۡ۔

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اپنا

دین اور اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنے اہل وعیال اور اپنے مال کو۔'' (کنز العمال جلد ۲ ص ۶۳۶)

چند دن کے بعد یہ شخص آئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اب کیا حال ہے؟ عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا میرا سب خوف غائب ہو گیا۔

(۲۱) خاوند کی بے راہ روی اور حرام کمائی سے بچنے کیلیے

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(پارہ ۷ سورۃ المائدہ آیت ۱۰۰)

ترجمہ: ''آپ فرما دیجیے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں گو تجھ کو ناپاک کی کثرت تعجب میں ڈالتی ہو۔ تو خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اے عقلمندو! تاکہ تم کامیاب ہو۔''

فائدہ: اگر کسی کا خاوند دوسری عورت سے ناجائز تعلق رکھتا ہو یا حرام کی کمائی گھر میں لاتا ہو تو اسے باز رکھنے کے لیے (۱۱) دن تک (۱۴۱) مرتبہ اس مذکور آیت کو کسی کھانے کی چیز پر پڑھ کر دم کر کے میاں کو کھلائیں۔ ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔

یومیہ
مسنون دعائیں
اور
درود پاک

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی دے اور آخرت میں (بھی) بھلائی دے اور ہمیں دوزخ

عَذَابَ النَّارِ ۞ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا

کے عذاب سے بچا دے۔ اے ہمارے رب! ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا، جسے ہم آسانی سے نہ

بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ۗ وَاغۡفِرۡ لَنَا ۗ وَارۡحَمۡنَا ۗ ۞ رَبَّنَا لَا تُزِغۡ

اٹھا سکتے ہوں۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہمارے اوپر رحم کر اے ہمارے پروردگار!

قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ

ہمارے دل کو ہدایت کرنے کے بعد پھیر نہ دینا اور ہمیں اپنے حضور سے (بڑی) رحمت عطا کر۔

اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ۞ رَبَّنَا ظَلَمۡنَآ اَنۡفُسَنَا ۗ وَاِنۡ لَّمۡ

بے شک تو تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کئے ہیں اور اگر تو ہی ہمیں

تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۝

نہ بخشے گا اور ہم پر رحمت نہ کرے گا، تو ہم تو یقیناً نامرادوں میں سے ہو جائیں گے۔

اَنۡتَ وَلِيُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ

تو ہی ہمارا مددگار ہے پس تو ہمیں بخش دے اور تو ہم پر رحمت کر اور تو ہی سب سے بہتر

الْغٰفِرِيْنَ ۞ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّٖ

بخشنے والا ہے۔ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا رفیق

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ

دنیا اور آخرت میں رہیو۔ مجھ کو اسلام پر موت دیجیو اور مجھے شامل کیجیو

بِالصّٰلِحِيْنَ ۞ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ

نیکوں کے ساتھ۔ اے میرے پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور سب سے اچھا وارث تو تو ہی ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا

اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے حضور سے رحمت خاصہ عنایت کر اور ہمارے مقصد میں کامیابی کا سامان

رَشَدًا ۞ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ج اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ

بہم پہنچادے۔ اور میری اولاد میں صلاحیت نیکی کی دے۔ میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۞ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے میرے رب! میرے والدین پر رحمت کر، جیسا کہ انہوں نے مجھ چھوٹے کو پالا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ج اِنَّكَ

اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافر لوگوں کا ہدف ستم نہ بنا اور ہمیں بخش دے اے پروردگار بیشک تو ہی

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ

زبردست ہے، حکمت والا ہے۔ یا اللہ مجھے شیطان سے محفوظ رکھ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہمارا نور کامل کر دے اور ہمیں بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا

یا اللہ ہمارے دلوں میں الفت دے اور ہمارے آپس کے تعلقات درست کر دے، اور ہمیں سلامتی

سُبُلَ السَّلَامِ ❀ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ

کے راستے دکھا — یا اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں کہ پھر نہ پھرے

وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ ❀ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِيْ

اور ایسی نعمتیں کہ ختم نہ ہوں — یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تندرستی

اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ ❀ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ

ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ — اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے

الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ ❀ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ

آراستہ کر دے اور ہمیں راہنما راہ یاب بنا دے۔ — یا اللہ ہمارا انجام تمام

عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ

کاموں میں اچھا کر — اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے

الْاٰخِرَةِ ❀ اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ

یا اللہ ہماری امداد کر اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنے حسن محفوظ رکھ۔

عِبَادَتِكَ ❀ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَآئِبَةٍ لِّيْ

عبادت کے باب میں۔ اور اس میں میرے لئے برکت دے۔ اور ہر غیب چیز میں میرا نگراں رہ

بِخَيْرٍ ❀ وَمِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ

خیریت کے ساتھ طعنہ سے اور اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور ہر اس کام کی برائی سے جسے میں نے نہیں کیا

وَمِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَمِنْ

اور اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم ہے اور اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم نہیں اور تیری

زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ

نعمت کے جاتے رہنے سے اور تیرے امن کے پلٹ جانے سے اور تیرے عذاب کے آجانے سے

وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ ❀ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ

اور تیری ناخوشی سے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں معافی اور امن

فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ ❀ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ

اپنے دین میں اور اپنی دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں۔ یا اللہ مجھے اپنے عذاب سے

يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ❀ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ ○

بچا دینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائیو۔ یا اللہ مجھے قناعت دے، اس میں جو تو نے دیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِىْ فَاِنَّكَ بِىْ عَالِمٌ وَّلَا تُعَذِّبْنِىْ

یا اللہ مجھے رسوا نہ کرنا بے شک تو مجھے خوب جانتا ہے اور مجھ پر عذاب نہ کرنا،

فَاِنَّكَ عَلَىَّ قَادِرٌ ❀ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ

بے شک تو مجھ پر ہر طرح قدرت رکھتا ہے۔ یا اللہ ساتوں آسمانوں کے مالک

السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ❀ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ

اور عرش عظیم کے مالک، یا اللہ تو میرے لئے

كُلَّ مُهِمٍّ مِّنْ حَيْثُ شِئْتَ وَمِنْ اَيْنَ

ہر مہم میں کافی ہو جا جس طرح تو چاہے اور جس جگہ سے

شِئْتَ ❀ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ خَلِيْلٍ مَّاكِرٍ عَيْنَاهُ

تو چاہے۔ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں مکار دوست سے جس کی آنکھیں تو مجھے دیکھتی ہوں

تَرَيَانِىْ وَقَلْبُهٗ يَرْعَانِىْ اِنْ رَّاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَاِنْ رَّاٰى

اور اس کا دل مجھے چرالیتا ہو، اگر وہ بھلائی دیکھے اسے دبادے اور اگر برائی دیکھے

سَيِّئَةً اَذَاعَهَا ❀ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا دَائِمًا

تو اس کا چرچا کرے۔ یا اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ہمیشہ رہنے والا ایمان

وَّاَسْأَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّاَسْأَلُكَ يَقِيْنًا صَادِقًا

اور تجھ سے طلب کرتا ہوں خشوع والا دل اور تجھ سے طلب کرتا ہوں سچا یقین

وَّاَسْأَلُكَ دِيْنًا قَيِّمًا وَّاَسْأَلُكَ ❀ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

اور تجھ سے طلب کرتا ہوں دین مستقیم یا اللہ مجھے بخش دے

وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

اور مجھ پر رحم کر، اور میری توبہ قبول کر، تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ

یا اللہ میری نگہبانی کر اپنی اس آنکھ سے جو کبھی سوتی نہیں اور مجھے اپنی اس قوت کی

بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ ❀ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ

آڑ میں لے لے جس کے پاس کوئی نہیں پھٹک سکتا یا اللہ مجھے اس چیز کی

وَتَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْفِعْلِ وَالنِّيَّةِ

توفیق دے جسے تو اچھا سمجھے، خواہ وہ قول ہو یا عمل یا فعل یا نیت

وَالْهُدٰى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ❀ اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ

یا طریق بے شک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ مجھے وہ

اَفْضَلَ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ ❀ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ○

سب سے بڑھ کر دے جو تو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہے۔ اے میرے پروردگار! مجھے علم میں بڑھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ❀ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ

یا اللہ میں تجھ سے تیرے (فضل وکرم) کا طالب ہوں۔ یا اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں

مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ

کم ہمتی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور انتہائی کبرسنی سے

وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

اور قرضہ سے اور گناہ سے اور عذاب دوزخ سے

وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ

اور دوزخ کے فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور

فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ

مالداری کے بُرے فتنہ سے اور محتاجی کے بُرے فتنہ سے اور مسیح

فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا

دجال کے بُرے فتنہ سے اور زندگی وموت

وَالْمَمَاتِ وَمِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ

کے فتنہ سے اور سخت دلی سے اور غفلت سے۔ اور تنگدستی سے

وَالذِّلَّـةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوقِ وَالشِّقَاقِ

اور ذلت سے اور بیچارگی سے اور کفر سے اور فسق سے اور ضدی سے

وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَمِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ

اور لوگوں کے سناوے سے اور دکھاوے سے اور بہرے پن سے اور گونگے پن سے اور جنون سے

وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَمِنَ

اور جذام سے اور بری بیماریوں سے اور بار قرضہ سے اور

الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْبُخْلِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَمِنْ اَنْ

فکر سے اور غم سے اور بخل سے اور لوگوں کے دباؤ سے اور اس سے کہ

اُرَدَّ اِلَىٰ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَمِنْ

ناکارہ عمر تک پہنچوں اور دنیا کے فتنہ سے اور اس

عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا

علم سے جو نفع نہ دے، اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو

تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا ❀ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔ یا اللہ میں تجھ سے

اَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ۝

رزق پاکیزہ طلب کرتا ہوں اور علم کارآمد اور عمل مقبول۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ

یا حیّ یا قیوم! میں تیری رحمت کے واسطہ سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ درست کردے

شَأْنِیْ کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ ○

میرے سارے حال کو اور مجھے میرے نفس کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سونپ۔

وَاَسْأَلُکَ تَمَامَ الْعَافِیَۃِ وَاَسْأَلُکَ دَوَامَ الْعَافِیَۃِ

اور میں مانگتا ہوں تجھ سے پورا چین اور مانگتا ہوں تجھ سے اس چین کا دوام

وَاَسْأَلُکَ الشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَۃِ ❀ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ

اور مانگتا ہوں تجھ سے اس چین پر توفیق شکر، اے میرے رب! بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو

وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور اس کو بھی جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور سارے مومن مردوں اور عورتوں کو بھی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ ○

یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے اور مجھے عافیت دے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ

یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور مجھے میرے گھر میں وسعت دے

وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ❀ اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ ۝

اور مجھے میرے رزق میں برکت دے۔ یااللہ تو ہی میرے لئے (چیزوں کو) چھانٹ لے اور پسند کرلے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ عَذَابَ النَّارِ ❀ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ

یااللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کے عذاب سے بچادے۔ یااللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں تندرستی کی

الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدْرِ

اور پاکبازی کی اور امانت کی اور حسن خلق کی اور تقدیر پر راضی رہنے کی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا دَآئِمًا وَّهُدًى قَيِّمًا

یااللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ایمان دائم اور ہدایت

وَّعِلْمًا نَّافِعًا ❀ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مُسْلِمًا وَّاَمِتْنِيْ مُسْلِمًا

محکم اور علم نفع بخش۔ یااللہ مجھے مسلمان ہی زندہ رکھ اور مسلمان ہی مار۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَآءِ ❀ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

یااللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عورتوں کے فتنہ سے۔ یااللہ بخش دے

خَطِيْٓئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ

میری خطا اور نادانی اور میری زیادتی میرے بارہ میں اور وہ بھی جو تو مجھ سے

بِهٖ مِنِّيْ ❀ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ

بڑھ کر جانتا ہے۔ یااللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ابلیس اور اس کے لشکر سے،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ

یا اللہ دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل اپنی طاعت کی طرف پھیر دے۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ

یا اللہ میرا دین درست رکھ جو میرے حق میں بچاؤ ہے۔ اور میری

وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ

دنیا درست رکھ جس میں میری معاش ہے اور میری آخرت درست رکھ

لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً

جہاں مجھے لوٹنا ہے اور زندگی کو میرے حق میں ہر بھلائی میں ترقی بنادے۔

لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ

اور موت کو میرے حق میں ہر برائی سے

كُلِّ شَرٍّ ❀ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ ❀

امن بنادے۔ یا اللہ بخش دے جو (گناہ) مجھے مقصود تھا اور جو غیر مقصود تھا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَسْئَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَآءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ

یا اللہ میں تجھ سے ہی مانگتا ہوں بہترین سوال اور بہترین دعا اور بہترین کامیابی

وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ

اور بہترین عمل اور بہترین اجر، اور بہترین زندگی اور بہترین موت۔

وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِیْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ

اور مجھے ثابت قدم رکھ اور میری نیکیوں کا پلہ بھاری کر، اور میرے ایمان کو محقق کر اور میرا درجہ بلند کر

وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ

اور میری نماز کو قبول کر۔ میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت کے بلند درجے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَّقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا

یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں زندگی پاکیزہ اور موت ڈھنگ کی اور ایسی مراجعت

غَيْرَ مُخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ❁ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِیْ

جس میں میرے لئے رسوائی اور فضیحت نہ ہو۔ یا اللہ میں کمزور ہوں پس اپنی مرضیات

رِضَاكَ ضُعْفِیْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ

میں میرا ضعف اپنی قوت سے بدل دے اور کشاں کشاں مجھے خیر کی طرف لے جا، اور اسلام کو میری

مُنْتَهٰى رِضَآئِیْ وَاِنِّیْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِیْ ○

پسند کا منتہا بنا دے، میں ذلیل ہوں سو مجھے عزت دے اور میں محتاج ہوں سو مجھے رزق دے۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَآ اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا

یا اللہ میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا کر اور اسے پاک کر دے تو ہی پاک کرنے والا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما جس طرح

صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا، بے شک تو

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی

ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ

برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر

اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی

برکت نازل فرمائی، بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ تو رحمت بھیج

مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر جس طرح تو نے

اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ،

حضرت سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت بھیجی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور برکت و

وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ

سلام بھیج سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر اور رحمت فرما

مُّحَمَّدًا وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر جیسا تو نے درود و برکت

وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

و رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم ؑ اور آل سیدنا ابراہیم ؑ پر

فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

سارے جہانوں میں، بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر درود نازل فرما جس طرح

صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

تو نے حضرت ابراہیم ؑ اور ابراہیم ؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا، بے شک تو

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی

ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تونے سیدنا ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی اولاد پر

إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ *

برکت نازل فرمائی، بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا

اے اللہ اپنے بندے اور رسول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما جیسا کہ

صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

تونے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور

وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ *

آلِ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما جس طرح تونے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

اے اللہ درود نازل فرما نبی اُمّی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر درود

صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ كَمَا

نازل فرما جس طرح تونے حضرت ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما نبی اُمّی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

پر جس طرح تونے حضرت ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔